دستگیری کے لئے یا رہنمائی کے لئے
یہ صحیفۂ شمع رحمت ہے خدائی کے لئے

گلدستۂ انجیل حصۂ اول

یعنے

انجیل مقدس کے انمول موتی

جسکو

جناب جیمس دیال صاحب المتخلص بہ نثار دہلوی
مدرس مشن اسکول سکندرہ آگرہ

نے

سلسلۂ نظم میں منسلک فرما کر بغرض استفادہ و مطالعۂ عوام الناس شائع کیا

باہتمام مولانا شعیب احمد ندرت پرنٹر احسن المطابع میرٹھ میں چھپا

بار اول ایکہزار

قیمت فی جلد چار آنہ

گلدستۂ انجیل حصّہ اوّل

فصل اوّل خداوند یسوع کی پیدائش

خداوند یسوع مسیح کی الوہیت و ازلیت۔ یوحنا۔ ۱: ۱-۱۴

ابتدا میں کلمہ تھا پر تھا نہ وہ رب سے جدا
دو نہ تھے وہ۔ ایک ہی تھا، تھا وہی کلمہ خدا

ساری چیزوں نے اسی کلمہ سے پایا ہی وجود
ہے اسی کلمہ سے قائم اس جہاں کا تار و پود

زندگی اس میں تھی اور وہ نور تھا انسان کا
بھید جس نے کر دیا ظاہر خدا کی شان کا

نور تاریکی میں چمکا پر رہے انساں جہول
کوئی بھی نکلا نہ ایسا جو کرے اس کو قبول

آخر الامر ایک مردِ پارسا پیدا ہوا
تھا یوحنّا نام اس کا رب کا تھا بھیجا ہوا

آیا وہ اِس جا صداقت نور کی کرنے عیاں
تاکہ ایماں نور پر اس کے سبب لائے جہاں

خود نہ تھا وہ نور لیکن تھا وہ شاہد نور کا
یعنی جو نورِ حقیقی ہے یہاں اب آئیگا

تھا وہ دنیا میں و لے کوئی نہ پہچانا اُسے
آیا گھر اپنوں کے پر سمجھے وہ بیگانا اُسے

لائے ایماں اُس پہ جو اس نے کیا اپنا انھیں
حقِ فرزندیتِ رب اس طرح بخشا انھیں

ان کا موجد خوں رہا نہ نفس کی خواہش رہی
اور نہ انساں بلکہ رب سے ان کی پیدائش رہی

آیا پھر انسان کا قالب وہ کر کے اختیار
اہلِ دنیا پر کرے تا الفتِ رب آشکار

فضل اور سچّائی سے معمور تھا وہ سر بسر
جتنوں نے دیکھا کہا۔ ہے رب کا اکلوتا پسر

یوحنّا بپتسما کی پیدائش کی خوشخبری۔ لوقا۔ ۱: ۵-۲۲

عہدِ ہیرودیس میں اک فرقۂ ابیاہ کا
ایک کاہن زکریا کے نام سے مشہور تھا

بیوی اس کاہن کی تھی اولادِ ہارون کی
تھا الیشبع نام اس کا نیک وہ خاتون تھی

صادق و دیندار بس دونوں ہی تھے لاریب وہ
سارے قانونوں پہ رب کے چلتے تھے بے عیب وہ

تھی الیشبع بانجھ دونوں کا بڑھاپا تھا ہوا
پر نہ تھی اولاد کوئی کرتے رہتے تھے دعا

باری اک روز اس کی جو آئی کہ وہ مذبح پہ جائے
اور مقدس میں خدا کی جا کے خوشبو کو جلائے

تھی جماعت لوگوں کی باہر تو مشغولِ دعا
لیکن اندر وہ ہوا اک حادثہ میں مبتلا

کانپنے ڈر سے لگا بیچارہ مردِ با شرف
دیکھکر جبرئیل کو مذبح کے وہ دہنی طرف

تب فرشتے نے کہا مت خوف کر اے زکریا
ہو گئی مقبولِ ربّ العالمین تیری دعا

دیکھ الیشبع واسطے تیرے جنیگی اک پسر
نام یُوحنّا تو رکھنا ہوگا وہ عالی گہر

ہر طرح کے فعلِ بد سے وہ کریگا اجتناب
وہ نہ مے ہرگز پئے گا اور نہ وہ کوئی شراب

بطنِ مادر ہی میں روح القدس سے بھر جائے گا
اہلِ اسرائیل کو پھر رب کی جانب لائیگا

ایلیا کی روح اور قوت اسے ہوگی نصیب
اہلِ اسرائیل اسکی ذات سے ہونگے مصیب

سوئے طفلاں لائیگا ماں باپ کے میلان کو
اہلِ دانش کی طرف دلہائے نافرمان کو

وہ خداوندِ زماں کا دل سے ہوگا معتقد
اُس کی خاطر تا کرے تیار قوم مستعد

زکریا یوں سُنکے بولا بات یہ ممکن ہے کیا
جب الیشبع بانجھ ہے اور میں بھی خود بوڑھا ہوا

زکریا سے یوں فرشتہ سُن کے بولا یہ سوال
رب کا ہی یہ حکم حاصل جسکو قدرت ہے کمال

میں ہوں جبرئیل در پر ہر دم رہتا ہوں رب کے حضور
آیا ہوں خوشخبری دینے ہو گی جو واقع ضرور

چونکہ میرے قول کا تجھکو نہیں آیا یقیں
تو رہیگا گنگ جب تک پورا یہ ہوگا نہیں

اتنا کہکر جبرئیل اس جا سے غائب ہو گیا
زکریا اس وقت سے اک عرصہ تک گونگا رہا

۲۔ خداوند یسوع کی پیدائش کی خوشخبری۔ لوقا۔ ۱: ۲۶-۳۸

تھا بنام ناصرت اک شہرِ اقلیم گلیل
اک کنواری تھی وہاں پاس آیا اسکے جبرئیل

ہو چکی تھی اس کی منگنی مرد یوسف نام سے
نام تھا کنواری کا مریم رہتی تھی آرام سے

یوں ہوا گویا فرشتہ اس سے اے مریم سلام
تجھ پہ اب سے سایۂ فضلِ خدا ہووے مدام

سنتے ہی گھبرا گئی وہ اس فرشتہ کا سلام
سوچنے دل میں لگی ہے یا خدا کیسا سلام

دیباچہ

حمد و تمجید اس خدائے قدوس کے لئے زیبا ہے جس نے انسان کو عقل و تمیز بخشی اور دماغی قوتوں کے زیور سے مزین فرمایا اور گویائی کا یارا بخشا، اس مجموعہ مثنویات کی بنیاد یوں پڑی کہ رواج زمانہ کے تقاضہ نے اس ہیچمداں کو شاعری کا شوق دلایا۔ پس کچھ عرصہ عروض کی نسیں ٹٹولنے کے بعد یہ جذبہ پیدا ہوا کہ چلو ہم بھی بحرِ عروض میں خیالات کی کشتی رواں کریں۔ مضمون پر سوچتے سوچتے حضرتِ دل نے آخر فیصلہ کیا کہ "بندگی بابد ہمیر زادگی درکار نیست"، یا توضیحاً یوں عرض کروں کہ "میرے دل میں ایک اچھا مضمون جوش مارتا ہے، میں ان چیزوں کو جو میں نے بادشاہ کے حق میں بنائی ہیں بیان کرتا ہوں"، زبور ۴۵: ۱۔ جن خیالات نے اس مدعا کو تقویت دی وہ یہ ہیں۔ ۱۔ فی زمانہ شاعری کا اتنا چرچا ہے کہ ہر عالم و جاہل اور ہر خورد و کلاں کی زباں پر اشعار رٹے ہوئے ہیں، جسے دیکھو نظموں کا دلدادہ نظر آتا ہے پس کیوں نہ انجیل شریف بھی نظموں کے رنگ میں پیش کی جائے۔ ۲۔ مسیحی طلبا کا اشتیاقِ نظم خوانی ان کو بیہودہ اور لغو نظموں کے پڑھنے پر مجبور کرتا ہے کیونکہ مسیحی نظموں کا کافی ذخیرہ موجود نہیں، ۳۔ منادوں کی ضرورت اور خواہش انجیلی نظموں کے واسطے ۴۔ سکندرہ آگرہ کی انجمن بشارت کی امداد۔ اختصار کے خیال سے اقسامِ نظم میں سے مثنوی کو اوروں پر ترجیح دی اور بموجب مصرعہ کے "شعر در بحرِ رمل باشد بہ از آبِ حیات"۔ بحرِ رمل کو پسند کیا،

واضح ہو کہ اناجیل اربعہ کو بصورتِ تسلسل مصنف نے تین حصوں میں حسب ذیل تقسیم کیا ہے، حصۂ اول خداوند یسوع کی پیدائش سے اس کی رسالت کے ابتدائی احوال تک۔ حصۂ دوم رسالت کے باقی احوال معہ تمام معجزات و تماثیل کے۔ حصۂ سوم خداوند یسوع کی گرفتاری سے لیکر اس کے صعود تک۔ ترتیب مضامین میں زیادہ تر کتاب "فقرۂ بائبل" سے مدد لی ہے، مگر پہاڑی وعظ حصۂ اول میں ضرورتاً داخل کیا گیا، یہ حصہ اس ہیچمداں کی پہلی کوشش ہے، حصص دوم و سوم کی نظم کی جرأت اس کی مقبولیت کے پیمانہ پر منحصر ہے،

ان نظموں میں انجیلی الفاظ کی پابندی کو خادم نے حتی الامکان ملحوظ رکھا ہے اور فقدِ معانی کے خوف سے بیرونی الفاظ سے حتی الوسع گریز کیا ہے، ناموں میں جو اعرابی تبدیلی واقع ہوئی ہے وہ محض وزنِ بحر کا تقاضہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ "یسوع" کو "عیسیٰ" کے وزن پر نظم کیا ہے، ہر مضمون کے ساتھ انجیل شریف کا وہ حوالہ درج ہے جس سے وہ انتخاب کیا گیا ہے، مشکل الفاظ و محاورات کی ایک مختصر فرہنگ کتاب کے آخر میں دی گئی ہے،

اب خادم اپنے محسن الاکرم جناب معلی القاب ریورنڈ ایف۔ ڈبلیو ہنٹن ایم۔ اے سابق معلم مدرسہ علم الٰہی الہ آباد۔ وفی الحال مشنری انچارج سی۔ ایم۔ ایس سکندرہ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ انھوں نے اپنی عین محبت اور قدردانی سے اس کتاب کو ملاحظہ کیا اور معنوی اعتبار سے اس کی تصحیح فرمائی،

اخیر میں اس کتاب کے ملاحظہ کنندگان سے بصد عجز و انکسار التماس ہے کہ از روئے عنایت "الانسان مرکب من الخطا والنسیان" کو مدنظر رکھتے ہوئے جو غلطی یا نقص پائیں اس سے خادم کو مطلع فرمائیں تاکہ طبع ثانی میں اس کی ترمیم و تصحیح کا خیال رکھا جائے،

اب خادم کی یہ دعا ہے کہ وہی شہنشاہِ زماں و منجی جہاں ہمیشہ آپ بقا، ابن خدا، پرتوِ انوار کبریا یعنی خداوند یسوع مسیح جس کے کلام پاک کا ایک جزو اس کتاب میں منظوم ہوا اس کو اپنے جلال اور اپنی بادشاہت کی ترقی کے واسطے خوب استعمال کرے اور مقبولیت خاص و عام کا درجہ بخشے۔ آمین۔ ثم آمین،

احقر ثنا دہلوی
سکندرہ۔ ۱۰/ مئی ۱۹۲۸ء

فہرست مضامین

بولا ہمت کر خوف مریم ربّ نے بھیجا ہے مجھے تا پیام اُس کا سناؤں میں یہاں آکر تجھے
فضلِ رب تجھ پر ہوا نازل تو ہوگی حاملہ تجھ سے پیدا ہوگا اک فرزند دیکھ اے عاقلہ
نام رکھنا اس کا یسوع وہ بزرگی پائے گا حق تعالیٰ کا وہ بیٹا بالیقیں کہلائے گا
پس خداوند اس کو دیگا سلطنت داؤد کی نسل پر یعقوب کی دائم کرے گا وہ شہی
یوں فرشتے سے کہا مریم نے، میں حیران ہوں کیسے ہوگا یہ کہ جب میں مرد سے انجان ہوں
بولا، روح القدس نازل تجھ پہ ہوگا دیکھنا سایۂ قدرت کرے گا قادرِ مطلق خدا
چونکہ روحِ پاک سے ہوگا پسر موجود وہ اِس لئے کہلائے گا ابنِ خدا مولود وہ
”دیکھ ہوں بندی خدا کی“ بولی مریم باخوشی ”قول کے موجب ترے میرے لئے ہووے یہی“

۴۔ مریم اور الشبع کی ملاقات۔ لوقا۔ ۱: ۳۹-۵۶

ملنے کو مریم الشبع کے گئی گھر ایک بار تھی عزیز اسکو الشبع یعنی تھی اک رشتہ دار
جا کے مریم نے کیا جونہی الشبع کو سلام روح سے معمور ہو کر یوں ہوئی وہ ہمکلام
عورتوں میں ہے مبارک تو اے مریم بالیقیں ہے مبارک پھل جو تیری بطن میں اے بہ مکیں
ہو گیا یہ فضل کیونکر مجھ پہ۔ تبلا آسماں خود مرے آقا[۵] کی ماں اب چل کر آئی ہے یہاں
جونہی کانوں میں مرے پہونچا سلام خوش ترا پیٹ میں مارے خوشی کے ہے اچھل بچہ پڑا
ہے مبارک وہ جو ایماں لائی بر قولِ خدا ہوگی تکمیل اس کی بر وقتِ معیّن برملا
سُن کے مریم سے الشبع نے جواباً یوں کہا راست ہیں تیری یہ باتیں حق ہیں ساری ہیں بجا

مریم کا گیت

جامِ مدحِ رب سے میری جان نہ کیوں مخمور ہو روح میری کیوں نہ منجی سے مرے مسرور ہو
جس نے اپنی بندی کی پست حالی پر نظر اب سے لیکر سب مبارک مجکو جانیں گے بشر
ہے کیا قادر نے جو کچھ بیرون از ادراک ہے ہیں دکھائے کارِ عظمیٰ نام اس کا پاک ہے
اس کی رحمت ان پہ نسلاً بعد نسلٍ تا دوام رہتی ہے قائم جو اس کا خوف رکھتے ہیں مدام

---

۵ آقا یہاں خداوند کے معنی میں نظم ہوا ہے۔

اس کے بازو سے پراگندہ ہوئے ہیں ہیکیاں تھے جنھیں اس دارِ فانی میں بڑائی کا گماں
تخت سے ان کو گرایا رکھتے تھے جو اختیار پست حالوں کو بلندی کا دیا ہے افتخار
تھے جو بھوکے ان کو اس نے سیر و آسودہ کیا تھے جو دولتمند خالی ہاتھ انہیں لوٹا دیا
یوں سنبھالا اس نے اپنے خادم اسرائیل کو تا کہ وہ رحمت کا وعدہ پہنچ لے تکمیل کو
جو کہ ابراہیم کی نسلِ مبارک کے لئے باپ دادوں سے ہمارے پیشتر سے تھی کئے
تین مہ تک ساتھ مریم تب الشبع کے رہی بعد اس کے لوٹ کر واں سے وہ اپنے گھر گئی

۵۔ یوحنّا بپتسمٰا کی پیدائش اور ختنہ۔ لوقا۔ ۱: ۵۷-۷۹

دن الشبع کے ہوئے پورے وہ اک بیٹا جنی پس خوشی ہمسائیگاں میں رحمتِ رب کی مچی
آٹھویں دن جبکہ اس کے ختنہ کا دن آگیا نام تب تجویز اس کا نام والد ہی ہوا
لیک ردّ کر کے الشبع نے کہا اس نام کو نام اس لڑکے کا یوحنّا رکھوائی بھائیو
بولے یہ نام اجنبی ہے ہم کو یہ بھایا نہیں کیونکہ کنبے میں ترے ہرگز یہ نام آیا نہیں
تب اشارے سے مخاطب وہ ذکریا سے ہوئے تاکہ آپ اپنے پسر کا نام وہ خود ہی رکھے
پس اشارے سے منگا کر اس نے تختی یہ لکھا ”نام یوحنّا رکھا جائے گا اس نوزاد کا“
کھل گئی اس کی زباں جونہی یہ جملہ لکھ چکا سب ہوئے حیران ز بس اطراف میں چرچا ہوا
ماجرا سنکر یہ سارا خوف لوگوں پر پڑا کہتے تھے کیسا یہ ہوگا طفل جب ہوگا بڑا
کھلتے ہی بندِ زباں حمدِ خدا کرنے لگا روح سے معمور ہو کر زکریا نے یوں کہا

زکریا کا گیت

رب خدائے اسرائیل کی حمد ہو جس نے کیا اپنی امت پر توجہ کر کے اب اُس کو رہا
یعنی داؤد اپنے خادم ہی کی نسلِ خاص سے سینگ مکتی کا نکالا اب ہمارے واسطے
جیسا اس نے پاک نبیوں کی زبانی تھا کہا ابتدائے خلق سے جو ہوتے آئے ہیں سدا
یعنی اب آزاد ہم کو دشمنوں سے ہے کیا اور سب کینہ وروں سے ہم کو چھٹکارا دیا
تا ہمارے باپ دادوں پر کرم فرمائے وہ اور عہدِ پاک اپنا یاد میں یوں لائے وہ

ماپ ابراہیم سے جو کھائی تھی اس نے قسم — تھا وہ اک وعدہ کہ بخشیگا ہمیں جاہ و حشم
یعنی ہم سب دشمنوں کے ہاتھ سے ہو کر رہا — بندگی اس کی کریں تا زلیست از صدق و صفا
اے لڑکے حق تعالےٰ کا نبی کہلائے گا — راہِ حق و راستی عالم کو تو بتلائے گا
آئیگا الاہے یہاں عالم میں جو اک شاہِ نو — آگے آگے تو چلے گا اس کا بنکر پیش رو
مخلصی کا علم تا بخشے تو اس کی قوم کو — جو گناہوں کی معافی سے اسے محصول ہو
یعنی رحمت سے ہمارا رب یہ سب دکھلائیگا — عالم بالا کا سورج ہم پہ وہ چمکائے گا
تاکہ وہ ان بیکسوں پر نور جلوہ گر کرے — موت اور ظلمت کے سایہ میں جو ہیں بیٹھے ہوئے
اور ہم پیدا کرے از غیب اسرارِ نہاں — ڈالے قدموں کو ہمارے بر رہِ امن و اماں

۶۔ ناصرت میں فرشتہ کا یوسف پر ظاہر ہونا۔ متی۔ ۱:۱۸۔ ۲۵

جبکہ نسبت یوسف و مریم نہ ملنے پائے تھے — لیکن آثارِ حمل مریم کے وا ہونے لگے
علم یوسف کو ہوا تو بھر گیا وہ رنج میں — یوں وہ مرد پارسا تب پڑ گیا کشمکش پیچ میں
چاہتا تھا چونکہ وہ کرنا نہیں رسوا اسے — کر لیا دل میں ارادہ چھوڑ دینے کا اسے
فکر میں تھا وہ کہ اسپر خواب کی کیفیت ہوا — اک فرشتہ رب کا ہے سمجھا کے اسکو کہہ رہا
ڈر نہ یوسف جا کے پر مریم کو لے آ اپنے گھر — ہے جو اس کے پیٹ میں ہے روحِ اقدس کا ثمر
نام رکھنا یسوع۔ وہ بیٹا جنے گی نیک ذات — اپنے لوگوں کو گناہوں سے وہی دیگا نجات
اس نبوت کا یہ سارا واقعہ تھا انکشاف — جو کتاب یشعیا میں ہے لکھی یوں صاف صاف
اک کنواری حاملہ ہوگی جنے گی اک پسر — نام رکھیں گے عمانوایل اس کا وقت پر
ترجمہ اس نام کا ہے "رب ہمارے ساتھ ہے" — یعنی ہم سب پر رکھا رب نے کرم کا ہاتھ ہے
نیند سے پس جاگ کر یوسف نے ویسا ہی کیا — حکم تھا جیسا فرشتے نے اسے آکر دیا
اپنے گھر مریم کو لے آیا بہ شوق و خرمی — پر نہ جانا اس کو وہ جب وقت تک بیٹا جنی

۷۔ خداوند یسوع کی پیدائش۔ لوقا۔ ۲:۱۔ ۷

عہد میں قیصر اگستس کے یہ حکم ارتکاب — پیش آیا "نام سب لوگوں کے ہوں درج کتاب"
گوش زد فرمان شاہی ہو گیا جب لاکلام — اپنے اپنے شہر کو جانے لگے سب خاص و عام
چونکہ یوسف نسل سے داؤد کی منسوب تھا — بس گیا۔ اُس شہر کو[۲] جو شہر تھا داؤد کا
ساتھ ہی اس نے منگیتر اپنی مریم کو لیا — ہو چکی تھی جو کہ روح القدس سے اب حاملہ
واں گیا دونوں نے جا کر اک سرائے میں قیام — تھی کچاکھچ جو بھری لوگوں کا تھا اک اژدہام
دن ہوئے مریم کے واں پورے وہ اک بیٹا جنی — مثلِ ماہِ نو تھی وہ پیاری سی صورت کامنی
یوں ہوئے پیدا مسیحا جنم دنیا میں لیا — تھے نبوت جس کی کرتے آئے سارے انبیا
تھی جگہ واں تنگ لوگوں سے بھری تھی وہ سرا — پس اسے کپڑے میں لپٹا ایک چرنی میں دھرا

۸۔ گڈریوں کو خوشخبری۔ لوقا۔ ۲:۸۔ ۱۸

اس علاقے میں گڈریے اپنے گلوں کو لئے[۱] — رات کو میدان میں تھے پاسبانی کر رہے
اک فرشتہ پاس آکر ہو گیا ان کے کھڑا — اور نورِ رب کا پرتو ان کے چہروں پر پڑا
دیکھ کر یہ ماجرا ڈر ان سبھوں پر چھا گیا — دی فرشتے نے تسلی اور یوں ان سے کہا
ہے خوشی کی یہ خبر امشب تمہارے واسطے — پیدا اک منجی ہوا ہے اب تمہارے واسطے
ہے خوشی کی یہ بشارت ساری امت کیلئے — جنما ہے اوتار منجی ساری خلقت کیلئے
ہے پتہ یہ۔ شہر میں داؤد کے گر جاؤ گے — ایک بچہ چرنی میں کپڑے میں لپٹا پاؤ گے
تب یکایک آسمانی لشکروں کا اک گروہ — ساتھ ہی اس کے ہوا ظاہر یہ کہتا با شکوہ
عالم بالا پہ ہو تمجید رب کی برملا — ہو زمیں پر صلح ان میں جن سے ہے راضی خدا
پس گئے وہ دیکھنے اٹھکر سبھی وقتِ سحر — جا کے دیکھا ہو بہو جیسی کہ پائی تھی خبر
دیکھ کر منجی کو اپنے تب ہوئے مسرور وہ — جا بجا کرتے پھرے اسبات کو مشہور وہ

---

۱ لئے ہوئے۔ ۲ یعنی بیت اللحم

خداوند یسوع کا ختنہ ۔ لوقا ۔ ۲ : ۲۱

آٹھ دن پورے ہوئے جب ۔ وقتِ ختنہ آگیا نام "یسوع" ابنِ مریم کا تبھی رکھا گیا
مل چکا تھا پیٹ میں پڑنے سے پہلے ہی یہ نام جبکہ مریم کو فرشتہ دینے آیا تھا پیام

۱۰ ۔ مجوسیوں کا آکر خداوند یسوع کو سجدہ کرنا ۔ متی ۔ ۲ : ۱ ۔ ۱۲ ۔

سمتِ مشرق میں مجوسی چند ایسے تھے مکیں علم جوتش میں نہایت تھے جو ماہر بالیقیں
اک ستارہ بر فلک ایسا انھیں آیا نظر تھا جو دیتا اک شہنشہ کی تولّد کی خبر
ہو گیا ان کو یقیں جب ۔ یہ ستارہ خاوری کھوج میں جائے تولّد کی کریگا رہبری
چلدیئے وہ اس کے پیچھے پیچھے ساری جوشی تاکہ اس نوزاد کو پاکر کریں حاصل خوشی
پوچھا لوگوں سے انھوں نے جب وہ پہنچے یرشلیم کس جگہ شاہِ یہودِ نو مجسّم ہے مقیم
شاہِ ہیرودیس اور سب سُنکے انکا یہ سوال دل میں گھبرانے لگے ازبس ہوا ان کو ملال
جمع کرکے شاہ نے اس قوم کے سردار سب یوں کہا ان سے کرد اس بات کا اظہار سب
دیکھ کر اپنے صحیفے مجھکو بتلاؤ صحیح کس مقام اور کس جگہ پر پیدا ہوویگا مسیح
بولے میکا یا نبی کی معرفت یوں ہی صریح ہوگا بیت اللحم میں پیدا وہ موعود ہ مسیح
"دیکھ بیت اللحم تو جو ہے یہودا کی زمیں حاکموں میں سب سے چھوٹا اس کو تو ہرگز نہیں
نکلے گا تجھ میں سے ایسا ایک سردارِ زماں جو کہ میری قوم اسرائیل کا ہوگا شباں
جبکہ ہیرودیس نے تحقیق یہ سب کر لیا ان مجوسی لوگوں کو بلوا کے یوں ان سے کہا
جاکے بیت اللحم اس بچہ کا تم لاؤ پتہ میں بھی تا اس شاہ کے سجدے کو جاؤں اس جگہ
سوئے منزل لے چلا پھر ان کو تارا رہنما اور جا ٹھیرا جہاں بچہ تھا وہ پیدا ہوا
آخرش پایا سرا میں جبکہ نو مولود کو با ادب سجدہ کیا تب اس شہِ مسعود کو
کھول کر ڈبّے انھوں نے نذر بھر تحفے کئے سونا اور لوبان دمُر جو لائے تھے اس کیلئے
پا چکے تھے خواب میں وہ سب ہدایت رات کو پس رکھا پوشیدہ ہیرودیس سے اس بات کو

---

۵ "دیکھا ہے" مقدر محذوف

جب مشرف ہو چکے دیدارِ شاہنشاہ سے تب روانہ ہوگئے وہ دوسری اک راہ سے

۱۱ ۔ یوسف کا مع یسوع اور مریم کے مصر کو بھاگ جانا بیت اللحم کے

بچوں کا قتل ۔ متی ۔ ۲ : ۱۳ ۔ ۱۸

جبکہ ہیرودیس نے پایا نہ یسوع کا پتہ پھر گیا غیظ و غضب سے ہو کے برانگیختہ
حکم صادر کر دیا ظالم نے کیسا اشکبار "قتل بیت اللحم کے ہوں سارے بچے شیر خوار"
مدعا اس حکم کا تھا قتل یسوع خاصکر لیک یوں باطل ہوا از جانب ربّ اکبر
خواب میں یوسف پہ جونہی امر یہ روئیت ہوا ساتھ لے زوجہ پسر وہ مصر کو رخصت ہوا
جب کھلی راہ عمل اس فتوئے ناپاک کی خاک بیت اللحم پر تب خون کی ندی بہی
اتم وزاری کی تھی آواز ہر خاتون کی دھار تھی تلوار کی اور دھار ناحق خون کی
کرتا تھا تلوار کا اک وار ہی دو دو کو سر گردنیں بچوں کی ان کے ساتھ ماؤنکے جگر
جب سنیں بیہم صدائیں نالۂ غمناک کی تھرتھرا اٹھی زمین اور کانپ اٹھی افلاک بھی
اس نبوت کا یہ سارا واقعہ تھا انکشاف جو کتاب یرمیا میں ہے لکھی یوں صاف صاف
"اک صدا رامہ سے آتی" یوں ہے فرماتا نبی "گریہ وزاری بڑی اور اک صدائے ماتمی"
"روتی ہے بچوں کو راحل چین وہ پاتی نہیں ہیں نہیں وہ، صورتیں ان کی نظر آتی نہیں"

۱۲ ۔ یوسف کا مع یسوع اور مریم کے ناصرت میں جا بسنا ۔ متی ۔ ۲ : ۱۹ ۔ ۲۳

مصر میں یوسف نے دیکھا اک فرشتہ خواب میں دی خبر جس نے پسر کے دشمنوں کے باب میں
"شاہِ ہیرودیس اور اس طفل کے سارے عدو مر چکے، اب ختم ہے تیرے پسر کی جستجو
مشکلیں یوسف تری اب ہو گئیں آسان سبھی پس روانہ ملکِ اسرائیل کو تو ہو ابھی"
پس مطابق حکمِ رب کے وہ روانہ ہو گیا مصر سے اپنے وطن میں اس کا آنا ہو گیا
اِس سفر نے اِس نبوت کو یہاں پورا کیا "مصر سے بیٹے کو اپنے میں نے ہے بلوا لیا"
لیکن اس جا تختِ ہیرودیس پر تھا جانشین اس کا بیٹا ارخلاؤس ۔ تھا نرا ظالم لعین

۵۔ یوحنّا کی اور گواہی۔ اس کے دو شاگردوں کا یسوع کا پیرو ہو جانا اور اندریاس کا پطرس کو اس کے پاس لانا۔ یوحنا ۱: ۳۵-۴۲

راہ پر جاتا تھا یسوع اتفاق ایسا پڑا   راہ میں تھا ساتھ دو چیلوں کے یوحنا کھڑا
دیکھ کر یسوع کو یوحنّا نے فوراً یوں کہا   "دیکھو یہ برّہ خدا کا راہ پر ہے جا رہا"
جب یحنّا کی زباں سے یہ عجب کلمے سنے   پیچھے یسوع کے اسی دم سے وہ دونوں ہو لئے
پیچھے آتے دیکھ کر یسوع نے یوں ان سے کہا   صاحبو یہ تو بتاؤ ڈھونڈھتے پھرتے ہو کیا؟
بولے اے ربی بتا رہتا ہے تو کس جا مدام؟   یوں کہا یسوع نے آؤ چلکے دیکھو وہ مقام
پس انھوں نے جا کے دیکھی اسکے رہنے کی جگہ   اور اس دن ساتھ ٹھہرے اس کے باشوقِ ہمہ
ان میں سے اک تھا شماعن کا برادر اندریاس   لیکے آیا اپنے بھائی کو بھی جو یسوع کے پاس
روبرو یسوع کے جب شمعون تھا لایا گیا   اک نظر یسوع نے اسپر کرکے یوں اس سے کہا
اے شماعن ابنِ یوحنا یہ ہے کہنا مرا   اب سے کیفا یعنی پطرس نام ہووےگا ترا۔

۶۔ خداوند یسوع کا گلیل کو لوٹ جانا، فلپس کا شاگرد ہونا۔ اور نتھانی ایل کو اس؎ کے پاس لانا۔ یوحنّا ۱: ۴۳-۵۱

دوسرے دن جب فلپس سے ملا وہ برملا   یوں کہا اس سے "مرے پیچھے تو فوراً آ چلا"
پیروی کا جبکہ یسوع کی ارادہ کر لیا   تب فلپس نے نتھانی ایل سے ملکر کہا
مل گیا وہ ہم کو جس کا ذکر موسیٰ نے کیا   نیز کرتے آئے ہیں جس کی نبوت انبیا
ابن مریم ہے وہ یسوع ناصری مردِ خدا   ہے وہ قول و فعل میں اک سالکِ راہِ ہدا
یوں کہا اس سے نتھانی ایل نے ای باتمیز   کیا نکل سکتی ہے بہتر ناصرت سے کوئی چیز
بولا یوں اس سے فلپّس گر نہیں تجکو یقیں   آپ چلکر دیکھ لے یہ امر سچ ہے یا نہیں
آتے دیکھا جب نتھانی ایل کو اپنی طرف   یوں کہا یسوع نے اسکے حق میں از راہِ شرف
کیا ہی سادہ دل ہے یہ ہرگز دغا جس میں نہیں   ہے یہ سچا اسرائیلی مکر کچھ اس میں نہیں

؎ خداوند یسوع

پوچھا حیرت سے نتھانی ایل نے اس سے بتا   کیسے پہچانا مجھے تو ہے کہاں سے جانتا؟
بولا۔ قبل اس کے فلپّس نے بلایا جب تجھے   نیچے اک انجیر کے دیکھا تھا میں نے تب تجھے
تب نتھانی ایل بولا، ہاں اے ربی بے شبہ   تو خدا کا بیٹا اسرائیل کا ہے بادشہ
بولا یسوع کیا فقط ایمان لایا اس لئے   تجھ سے میں نے یہ کہا: "دیکھا تلے انجیر کے"
دل میں مت حیران ہو یہ یاد رکھ کلمے مرے   ان سے بھی بڑھکر تو دیکھیگا بہت سے ماجرے
کہتا ہوں سچ سچ کہ دیکھو گے کھلا تم آسماں   اور یہ منظر تمہارے روبرو ہوگا عیاں
جاتے دیکھو گے تم اوپر اک فرشتوں کا گروہ   اور ان کو ابنِ آدم پر اترتے باشکوہ

۷۔ قانائے گلیل میں خداوند یسوع کا پہلا معجزہ۔ یوحنا ۲: ۱-۱۲

جبکہ قانائے گلیل میں تھی کوئی شادی ہوئی   ماں بھی یسوع کی ضیافت میں تھی واں بلائی ہوئی
چونکہ یسوع کو بھی دعوت دی گئی تھی بیاہ میں   بس گیا چیلوں کو لیکر ساتھ وہ بھی بیاہ میں
جب ضیافت میں ہوئی مے ختم تو یہ جان کر   دی خبر یسوع کی ماں نے فوراً اسکو آن کر
یوں کہا یسوع نے، اے عورت یہ میرا کام ہے   وقت جب آیا نہیں میرا، تجھے کیا کام ہے
خادموں سے پھر مخاطب ہو کے مریم نے کہا   حکم جو یہ دے تمہیں لاؤ اسے فوراً بجا
چھ گھڑے پتھر کے واں بہرِ طہارت تھے دھرے   حکم یسوع نے دیا۔ جائیں لبالب یہ بھرے
جبکہ خادم بھر چکے مٹکے لبالب کلّہم   یوں کہا دکھلاؤ پانی میر مجلس کو یہ تم
میر مجلس نے جو پانی سے بنی مے کو چکھا   تو بلا کر یوں ملامت نوشے کو کرنے لگا
پیش سب کرتے ہیں پہلے بادۂ مرغوب کو   بعد ازاں جب چھک گئے سب تب مئے معیوب کو
کس لیے پھر تو نے رکھ چھوڑی یہ صہبائے نفیس   سب ہی محروم اس سے دوست احباب و انیس
یوں دکھا کر معجزہ ظاہر کیا اپنا جلال   تھی الٰہی ذات اسکی تھا وہ انسان باکمال
روحِ اقدس باپ کا اس پر ہوا تھا منتقل   ہو گیا تب ہی سے ایمانِ مریداں مستقل

۱؎ انجیر کے پیڑ کے نیچے

فصل دُوم

خداوند یسوع کی رسالت کی خوشخبری اور کام کا شروع

۱۔ یوحنا بپتسما کی رسالت مرقس ۱: ۱-۸

جیسا یشعیا نبی کے ہے صحیفے میں لکھا ۔ ”ہے بیاباں میں منادی کرنیوالے کی صدا“
رب کی خاطر تم بناؤ ایک عمدہ شاہراہ ۔ راستے سیدھے کرو ہو جن سے داخل بادشاہ“
آگیا جنگل میں یوحنا منادی کے لئے ۔ کرتا تھا تحریک توبہ اور معافی کے لئے
اونٹ کے بالوں کا کپڑا اسکی بس پوشاک تھی ۔ ٹڈیاں اور شہد جنگل کا یہی خوراک تھی
سبکو دیتا تھا خبر اب آنے والا ایک ہے ۔ مجھ سے زور آور ہے جو اور ہر طرح سے نیک ہے
میں تو ہرگز اس مقدس ذات سے فائق نہیں ۔ جوتی کا تسمہ بھی اس کا کھولنے لائق نہیں
میں تو دیتا ہوں تمہیں بپتسمہ پانی سے یہاں ۔ پر وہ روح القدس سے بپتسمہ دیگا بیگماں

۲۔ خداوند یسوع کا یوحنا سے بپتسمہ لینا متی ۳: ۱۳-۱۷

ان دنوں یسوع نے بھی آکر یحنا سے کہا ۔ مجکو بھی بپتسمہ دے یردن میں اے مردِ خدا
بولا یوحنا۔ نہایت دل میں حیرت ہے مجھے ۔ تجھ سے خود بپتسمہ لینے کی ضرورت ہے مجھے
اس سے یسوع نے کہا، ہے رب کی اب مرضی یونہی ۔ راستبازی مجکو ساری پوری ہے کرنی یونہی
پس یحنا نے کیا جب اس کے کہنے پر عمل ۔ اور وہ بپتسمہ پا کر آیا پانی سے نکل
اس کی خاطر آسمان تب کھل گیا اور کی طرح ۔ اترا روح القدس اس پر اک کبوتر کی طرح
اور دیکھو اک صدا آئی فلک سے برملا ۔ ”ہے مرا پیارا یہ بیٹا جس سے میں خوش ہوں سدا“

۳۔ خداوند یسوع کا شیطان سے آزمایا جانا متی ۴: ۱-۱۱

اب گیا جنگل میں یسوع روح کے فرمان سے ۔ آزمائش تا کہ ہو اس کی وہاں شیطان سے

فاقہ جب چالیس دن تک کر چکا لیل و نہار ۔ بھوک کی شدت سے آخر وہ ہوا بے اختیار
آزمانے والے نے پاس آ کر اس سے یوں کہا ۔ گر ہے تو ابن خدا پتھر سے لے روٹی بنا
پر دیا یسوع نے اس شیطان لعین کو یہ جواب ۔ کیا لکھا ہے کھول کر تو پڑھ تو موسیٰ کی کتاب
اک فقط روٹی سے جی سکتا نہیں کوئی بشر ۔ منحصر ہے زندگی سب کی خدا کی بات پر
پھر اسے ابلیس ایک اونچی جگہ پر لے گیا ۔ شان و شوکت اس جہاں کی اسکو دکھلا کر کہا
ہے یہ میرے ہاتھ میں سب کر تو میرا اعتبار ۔ چاہتا ہوں جس کو دیتا ہوں مرا ہے اختیار
پس اگر تو اک ذرا سجدہ مجھے کر لے ابھی ۔ سونپ دونگا شان و شوکت یہ تری ہاتھوں سبھی
یوں کہا یسوع نے اس سے ہے لکھا ”رب کے سوا ۔ تو کسی معبود کے سجدے میں سر کو مت جھکا“
پھر اسے شہر مقدس میں لعیں وہ لے گیا ۔ اور ہیکل کے کنگورے پر کھڑا کر کے کہا
گر ہے تو فرزند رب اپنے تئیں نیچے گرا ۔ کیونکہ بارے میں ترے یوں ہی صحیفہ میں لکھا
”حکم تیرے واسطے دوتوں کو وہ فرمائے گا ۔ بھیجکر ان کو حفاظت وہ تری کروائے گا“
”وہ اٹھالیں گے تجھے ہاتھوں پہ ہو کر دردمند ۔ تا نہ ہو پتھر سے تیرے پاؤں کو پہنچے گزند“
یوں کہا یسوع نے ہاں یہ بھی تو لکھا ہے مگر ۔ ”تو خداوند اپنے رب کی آزمائش بھی نہ کر“
دور تب شیطاں ہوا یوں کر کے اسکا امتحاں ۔ تب فرشتے اس کی خدمت میں لگے آکر وہاں

۴۔ خداوند یسوع کی نسبت یوحنا کی گواہی یوحنا ۱: ۱۵-۱۸

اس کی نسبت دی یحنا نے گواہی یوں صریح ۔ ہے مرا ما بعد اولیٰ ہے وہ موعود مسیح
اس کی معموری میں سے ہم سب نے پائیں حکمتیں ۔ فضل پر فضل ایک سے اک بڑھکے پائیں برکتیں
گرچہ موسیٰ نے شریعت رب کی پہنچائی ہمیں ۔ فضل اور سچائی پر عیسیٰ نے دلوائی ہمیں
تھا نہیں دیکھا کسی نے رب کو ظلمت کے سبب ۔ کر دیا اس نور نے ظاہر جو ہے فرزندِ رب

---

۵ فرشتے

اس لئے یوسف نے واں جانا نہ سمجھا مصلحت — خواب میں پا کر ہدایت جا بسا وہ ناصرت

۱۲۔ خداوند یسوع کا ہیکل میں حاضر کیا جانا۔ شمعون اور حنّاہ نبیہ

متی ۲۳:۱۲-۲۹

ہے رقم یوں، جب بموجب موسوی قانون کی — پاک ہو جانے کے اُن کے سارے دن پورے ہوئے

لے گئے ہیکل میں یسوع کو وہ دونوں یرشلیم — تا کہ واں پورا کریں وہ اپنا دستورِ قدیم

وہ عمل میں لائے اپنے دین کی اس پند کو — "واسطے رب کے مقدس پہلا ہر فرزند ہو"

ایسی قربانی شریعت میں ہوئی ہے یوں بیان — "دو کبوتر کے ہوں بچے یا کہ ہوں دو قمریاں"

یرشلیم میں رہتا تھا اک آدمی شمعون نام — تھا خدا ترس اور صادق اپنے کاموں میں مدام

تھا تسلی کا وہ اسرائیل کی بس منتظر — روح اقدس کر چکا تھا اُس پہ سایہ مستتر

"تو نہیں ہرگز مریگا" یہ تھا ہوا الہام اُسے — "دیکھ لے جب تک مسیحا کو نہ اپنی آنکھ سے"

یسوع کو ہیکل میں لائے اس کے جب مادر پدر — تا عمل پیرا شریعت کی وہ ہوں اس رسم پر

روح سے پا کر ہدایت واں شمعون آ گیا — لیکے اپنی گود میں یسوع کو یوں اس نے کہا

شمعون کا گیت

اے مرے مالک تو اپنے بندے کو اب با اماں — قول کے موجب ہی دیتا رخصت از باغ جہاں

کیونکہ آنکھوں نے مری اب دیکھ لی تیری نجات — روبرو قوموں کے جو تیار کی اے پاک ذات

تا کہ غیر اقوام کا وہ روشنی دہ نور ہو — تیری قوم اسرائیل کا بھی جلالِ طور ہو

چاہی برکت پھر ز رب شمعون نے ان کے لئے — اور یوں مریم پہ اسرارِ نہاں ظاہر کئے

ہے مقرر یہ ہوا فرزند تیرا بے گماں — اسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اٹھنے کا نشاں

ہوگا چھٹکارا نہ اس کو دشمنوں کی وار سے — بلکہ جان تیری بھی خود چھد جائیگی تلوار سے

مشکلیں آئیں گی پر جھیلیگا سب کو صبر سے — تا کہ بہتوں کے خیالِ دل کھلیں اس امر سے

۱؎ "انجیل میں" مقدر محذوف

حنّاہ نبیہ کا آنا

اک نبیہ فرقۂ آشیر سے بھی تھی وہاں — نام تھا حنّا، ز بس تھی سن رسیدہ ناتواں

ساتھ شوہر کے رہی تھی اپنے وہ کل سات سال — اور چوراسی برس سے تھی وہ بیوہ پیر زال

چھوڑتی ہیکل نہ تھی، رہتی تھی پر وہ نیک زن — رات دن روزوں دعاؤں سے عبادت میں مگن

اس گھڑی ہیکل میں وہ بھی آ گئی باشوقِ کمال — برملا کرنے لگی شکر خدا! اے ذوالجلال

یرشلیم کی جن کو آزادی کا تھا تب انتظار — ان سے وہ کرنے لگی یسوع کا چرچا بار بار

کر چکے جب وہ عمل رسمِ شریعت پر وہاں — لوٹ کر واپس گئے وہ ناصرت اپنے مکاں

۱۴۔ عید کے موقعہ پر یسوع کا اپنے ماں باپ کے ساتھ یروشلیم کو جانا

لوقا ۲:۴۰-۵۲

طفل وہ بڑھتا گیا قوت بھی وہ پاتا گیا — بارشِ فہم و کرم رب اُس پہ برساتا گیا

اس کے ماں اور باپ دونوں حسبِ دستورِ قدیم — جاتے تھے ہر سال ہی عید فسح پر یرشلیم

تھا وہ جب بارہ برس کا۔ وقت آیا عید کا — یرشلیم ہمراہ ماں اور باپ کے وہ بھی گیا

واپسی کے وقت جب طے ہو چکا اک فاصلہ — اور اک منزل پہ آ کر ان کا ٹھیرا قافلہ

گم تھا یسوع لاپتہ بے چین تھے مادر پدر — پوچھتے پھرتے تھے "یسوع کی کسی کو ہے خبر؟"

ڈھونڈتے پھرتے تھے وہ یسوع کو با فکر سلیم — تین دن کی راہ طے کر کے وہ پہنچے یرشلیم

آخرش ہیکل میں بیٹھے اس کو پایا شاد کام — بیچ استادوں کے دیکھا اسکو مشغول کلام

سن رہے تھے اس کی باتیں سامعین میلان سے — اس کی عقل و فہم سے حکمت سے وہ حیران تھے

یوں کہا مریم نے "بیٹا عقل میری دنگ ہے — کس لئے بتلا کیا تو نے عجب آہنگ ہے"

"دیکھ میں اور باپ تیرا ڈھونڈتے تجھکو پھرے — دل میں ہم کڑھتے پھرے اور کھوجتے تجھکو پھرے"

یوں کہا یسوع نے اس سے۔ ڈھونڈتے تم کیوں پھرے — میرا ہونا تھا ضروری باپ کے گھر میں مرے

یوسف و مریم نہ سمجھے اس نے جو باتیں کہیں — لیکن اپنے دل میں مریم نے یہ سب باتیں رکھیں

اس طرح بڑھتا گیا وہ صحت و عرفان میں — رب کی منظوری میں مقبولیت انسان میں

فصل سوم

خداوند یسوع کی رسالت کے احوال

۱۔ خداوند یسوع کا عید فسح کے لئے یروشلیم کو جانا۔ اور لین دین کرنیوالوں کو ہیکل سے نکال دینا۔ یوحنا ۲: ۱۳ - ۲۲

جب زبس نزدیک وقتِ فسح سالانہ ہوا   یروشلم کے شہر میں یسوع کا تب جانا ہوا
جا کے ہیکل میں جو دیکھا لگ رہی دکان ہیں   چل رہا بازارِ شیطاں دھوم سے اس آن ہے
پس دیئے صرافوں کے تختے الٹ پیسے بکھیر   حکم دیکے بند کی کفتر فروشوں کی کیسر
یوں کہا لیجاؤ باہر ان کو ہیکل سے ادہر   مت بناؤ اسکو منڈی باپ کا میرا ہے گھر
اُس کے شاگردوں کو تب الفاظ یہ یاد آگئے   ہے لکھا وہ گھر کی تیرے کھا جائیگی غیرت مجھے"
پس یہودی لوگوں نے اس سے کہا۔ اے حکمراں   تو جو ان کاموں کو کرتا ہے دکھاتا کیا نشاں؟
یوں کہا یسوع نے، اس مقدس کو گر تم دو گرا   تو اسے میں تین دن میں پھر سے کر دونگا کھڑا
بولے کیا مقدس بنا جو ہے چھیالس سال میں   تین دن میں تو بنا دیگا اِسے اس حال میں
تھا مگر اس نے یہ اپنے جسم کی بابت کہا   مطلب مقدس خود اسکا مقدس جسم آپ تھا
جبکہ وہ مصلوب ہو کر قبر سے پھر جی اٹھا   یاد شاگردوں کو تب آیا جو تھا اس نے کہا
تب ہوا ان کو کتابِ پاک کا پورا یقیں   ہو گئی سچائی اس کے قول کی بھی دلنشیں

۲۔ یروشلیم میں نکودیمس سے خداوند یسوع کی ملاقات۔ یوحنا ۳: ۱-۲۲

تھا فریسیوں کا وہاں سردار جو نیکودماس   اس نے یسوع سے کہا اک شب کو آکر اسکے پاس
ہم اسے ربی جانتے ہیں، ہے تو من جانب خدا   ورنہ تجھ سے معجزے ہوتے یہ ممکن ہی نہ تھا
اسپہ یسوع نے دیا نیکودمس کو یوں جواب   تم سے سچ کہتا ہوں میں ہی یہ اصول باصواب

از سرِ نو کوئی پیدا ہو نہ جب تک آدمی   وہ خدا کی بادشاہت کو نہ دیکھے گا کبھی
پوچھا یوں نیکودمس نے کیا یہ ممکن ہے کبھی   اپنی ماں کے پیٹ سے ہو پھر سے پیدا آدمی
یوں دیا یسوع نے اسکی بات کا اسکو جواب   آدمی جب تک کوئی پیدا نہ ہو از روح و آب
ہو نہیں سکتا وہ داخل رب کی شاہی میں کبھی   سچ یہ کہتا ہوں میں تم سے اسکو سمجھو تو سہی
جسم سے پیدا ہے جو وہ جسم ہے خاشاک ہے   پر جو پیدا روح سے ہے روح ہے وہ پاک ہے
ہو نہ حیراں پر یقیں کر شکِ دل کو کر کے دور   پیدا ہونا ہے یہاں تم کو نئے سر سے ضرور
ہے جدھر کو چاہتی چلتی ہوا ہے بس ادھر   ہے صدا آتی، نہیں یہ جانتا کوئی مگر
آتی ہے جانیں کہاں سے کس طرف جاتی ہے وہ   روح سے پیدا ہوا جو کوئی ایسا ہی ہے وہ
نیکودیمس نے کہا باتیں تو سب ہیں راست یہ   پر سمجھ میں آئے کیونکر ہے مری درخواست یہ
بولا یسوع جبکہ تو استادِ اسرائیل ہے   پھر سمجھنے میں تجھے کیا ان کے قال و قیل ہے
کہتے ہیں ہم تجھ سے وہ جو کچھ کہ ہم ہیں جانتے   اس کی دیتے ہیں گواہی جسکو ہیں پہچانتے
ہم نے دیکھا ہے جسے اب کردیا تم پر عیاں   کیوں نہیں کرتے قبول اسکی گواہی کا بیاں
جب کہیں باتیں زمیں کی تم سے تم مانے نہیں   آسماں کی گر کہیں کیونکر کروگے تم یقین
آسمانوں پر چڑھا کوئی نہیں ہے اب تلک   پر سوائے ابنِ آدم کے جو اترا از فلک
جیسے موسیٰ نے چڑھایا سانپ کو اونچے پہ تھا   ویسے ہی بس ابنِ آدم بھی چڑھایا جائیگا
تاکہ جو ایمان لائے آدمِ مصعود پر   وہ حیاتِ جاودانی اس میں پائے زود تر
کیونکہ دنیا کو خدا نے ہے کیا ایسا پیار   دے دیا فرزند اکلوتا بھی اپنا ایک بار
تاکہ ایماں اسپہ جو لائے نہ وہ برباد ہو   بلکہ شرکت سے حیاتِ دائمی کی شاد ہو
کیونکہ بیٹے کو خدا نے اس لئے بھیجا نہیں   دے وہ دنیا پر سزا کا فتوی اندوہگیں
بلکہ بھیجا ہے کہ ہو اس کے وسیلے سے نجات   خلق کے عصیاں کا کفارہ بنے وہ پاک ذات
اسکے مومن پر نہیں ہوتا کوئی حکمِ سزا   لیک بے ایمان پر حکمِ سزا ہو ہی چکا
کیونکہ وہ ایماں نہ لایا اس کے نامِ پاک پر   ہے بلاشک و شبہ جو رب کا اکلوتا پسر
گو کہ نور آیا جہاں میں پر رہی ظلمت پسند   موجبِ حکمِ سزا ٹھہری یہ راہِ ترک پند

جوبدی کرتا ہے رکھتا نور سے وہ دشمنی   آئے کیا خوفِ ملامت سے وہ نزدِ روشنی
پر جو صادق ہے یقیناً آئیگا وہ نزدِ نور   تاکہ ہوں کام اسکے ظاہر جو کئے ربّ کے حضور

۳۔ خداوند یسوع کا یروشلیم سی یہودیہ میں جا رہنا اور کچھ دن رہکر شاگرد کرنا۔ یوحنّا کی اور گواہی۔ یوحنّا ۳: ۲۲-۳۶

ساتھ شاگردوں کو لیکر وہ یہودیہ کو گیا   تب علانیہ وہاں بپتسمہ وہ دینے لگا
تھا یوحنّا بھی وہاں شالیم کے نزدیک ہی   دیتا تھا بپتسمہ اس جا تھی نہ پانی کی کمی
اک یہودی پاس یوحنّا کے شاگردوں کے آ   ان سے درباب طہارت بحث تب کرنے لگا
پس انھوں نے پاس یوحنّا کے آکر یوں کہا   دیکھ اے ربی جو تیرے ساتھ یردن پار تھا
اور دی جس کی گواہی تو نے سب کے روبرو   دیتا ہے بپتسمہ سب کرتے ہیں اسکی جستجو
بولا یوحنّا کہ ہاں! انسان پا سکتا ہے کیا   جب تک اس کو کچھ دیا جائے نہ از دستِ سما
تم ہی شاہد ہو مرے میں نے کہا تم سے صریح   میں تو اسکا پیشرو ہوں میں نہیں ہرگز مسیح
ہے دلہن جسکی وہی دولھا ہے بے چون و چرا   گھر کا جو مالک ہے اس کے واسطے گھر ہی کھلا
دوست جو دولھے کا لیکن اسکی سنتا ہی کھڑا   سنکے دولھے کی صدا کو خوش وہ ہوتا ہے بڑا
پس خوشی میری ہوئی پوری سنو تم غور سے   ہے یہ لابد میں گھٹوں اور وہ بڑھے ہر طور سے

۴۔ یوحنّا بپتسما کی قید ہو جانی پر خداوند کا پھر گلیل کو روانہ ہونا سامریہ ہو کر جانا

سوخار کے کنوئیں پر ایک سامری عورت سے گفتگو۔ یوحنّا ۴: ۱-۴۲

علم یسوع کو ہوا جب۔ ہے فریسیوں نے سنا   کرتا ہے شاگرد یسوع اب یوحنّا سے سوا
نیز بپتسمہ ہے دیتا پاس آتے ہیں سبھی   (گو کہ بپتسمہ دیا کرتے تھے خود شاگرد ہی)
چلدیا سوئے گلل کرکے یہدیہ کو عبور   اور سامریہ سے ہو کر اسکو جانا تھا ضرور
چلتے چلتے جب وہ پہنچے بلدۂ سوخار میں   کھانا لینے مول چیلے تو گئے بازار میں
اور یسوع تھا سفر سے چونکہ ماندہ اور تھکا   پس وہاں یعقوب کے کنوئیں پہ جا بیٹھا ذرا

ایک عورت سامری آئی کہ واں پانی بھرے   یوں کہا یسوع نے اے عورت پلا پانی مجھے
یوں کہا عورت نے۔ اے ہو کر یہودی پھر بھلا   پینے کو مجھ سامری سے کیوں ہے پانی مانگتا؟
بولا یسوع۔ رب کی بخشش کو اگر تو جانتی   اور جو مانگے ہے پانی گر اسے پہچانتی
مانگتی اس سے اگر دیتا تجھے آبِ حیات   سیر کرتا تجھکو از آبِ بقا وہ پر صفات
بولی۔ اے ربی نہیں کچھ تجھ پہ بھرنے کو بتا   کنواں ہے گہرا کہاں سے آیا وہ آبِ بقا؟
کیا بڑا تو ہے ہمارے ابّ عالیجاہ[۱] سے   جسکا یہ کنواں ہی پیتا تھا وہ خود اس چاہ سے
یوں کہا اس نے۔ نہ اس سے پیاس جائیگی کبھی   پر جو میں دونگا اسے پیکر نہ ہوگی تشنگی
پینے والے میں بنے گا چشمۂ فرخندگی[۲]   تا ابد جاری رہے گا جو زِ بہر زندگی
بولی اے ربی مجھے بھی دیدے وہ آبِ نہاں   تا نہ ہوں پیاسی نہ آؤں پانی بھرنے کو یہاں
یوں کہا یسوع نے جا لا اپنے شوہر کو یہاں   بولی بے شوہر ہوں میں میرا بھلا شوہر کہاں
بولے یسوع اس سے۔ ہاں سچ کو بھلا کیا آنچ ہی   گو کہ شوہر پیشتر ہی کر چکی تو پانچ ہے
پر ہے جس کے پاس اب تو وہ نہیں شوہر ترا   ہوں میں بے شوہر حقیقت میں یہ تو نے سچ کہا
جب سنا عورت نے یہ تو یوں دیا اسکو جواب   آپ ہیں کوئی نبی معلوم ہوتا ہی جناب
اس نے پھر مضمون کو اپنے بدلکر یوں کہا   دیکھ اے ربی ہمارے باپ دادی تو سدا
سب پرستش کرتے تھے اس کوہ پر ہوکر مقیم   آپ کہتے ہیں پرستش کی جگہ ہے یروشلیم
یوں کہا یسوع نے کر تو بات کا میری یقین   وقت اب نزدیک ہی ہے دیر اب کچھ بھی نہیں
تم نہ تو پوجا کروگے باپ کی اس کوہ پر   اور نہ تم شہرِ مقدس[۳] میں نہیں تم کو خبر
بندگی کرتے ہو کس کی تم نہیں یہ جانتے   ہم مگر کرتے ہیں جس کی ہیں اُسے پہچانتے
وقت آتا ہے مگر وہ بلکہ اب آ ہی گیا   آسمانی باپ کے عابد جو ہوں گے بے ریا
بندگی اس کی کریں گے روح اور سچّائی سے   کیونکہ خوش ہوتا ہی وہ ایسی ہی دلآرائی سے
ہے خدا جب روح تو یہ امر لاحق ہے سدا   روح اور سچّائی سے ہو بندگی اس کی ادا
بولی، آئے گا خرستس جسکہ موعود وہ مسیح   تب ہمیں تبلائیگا باتیں یہ سب صاف و صریح

---

[۱] باپ یعقوب [۲] فرخندگی زاید ہے [۳] یروشلیم

اسپہ یسوع نے کہا سن لے اُے عورت سامری
میں جو تجھ سے بولتا ہوں درحقیقت ہوں وہی

جب وہ یہ کہہ ہی رہا تھا آ گئے شاگرد بھی
مول کچھ کھانے کو لینے جو گئے تھے پاس ہی

گو کہ عورت سے مخاطب اسکو وہ سب دیکھکر
دل میں تھے حیران ازبس اس سے نہ پوچھا کچھ مگر

چھوڑ کر گاگر وہ عورت شہر میں فوراً گئی
لوگوں سے کہنے لگی دیکھو عجیب ایک آدمی

جو گذر مجھ پر چکی اس نے بتایا ہے سبھی
چل کے دیکھو کیا مسیحا آنیوالا ہے یہی

دی گواہی اس نے جو یسوع پہ ایمان لائے وہ
اور ایمان لائے جتنے پاس اس کے آئے وہ

عرض یوں کرنے لگے یسوع سے سب ہی خاص و عام
آپ اَے ربی کریں کچھ دن ہمارے ہاں قیام

پس خداوند ان کے ہاں ٹھیرا رہا دو روز تک
دیکھی سامریوں نے اس میں اپنی منجی کی جھلک

کتنے ہی ایمان لائے جب سنا اس کا کلام
اور اس عورت سے یوں کہنے لگے، اَے نیکنام

اب ترے کہنے سے ہم ایماں نہیں لاتے مگر
لائے ہیں ہم اسپہ ایماں اپنی آنکھوں دیکھکر

تھے جو اسرارِ نہاں اب ہو گئے ہم پر عیاں
اب ہوا ایمان کامل ہے یہ منجی جہاں

۵۔ گلیل میں پہونچکر خداوند کا علانیہ وعظ۔ یوحنّا ۴: ۴۳۔۴۵

بعد دو دن کے وہ سامریہ سے جا پہنچا گلیل
گاؤں تھا نزدیک جو۔ تھا ناصرہ اسکا قلیل

جانتے تھے چونکہ وہ اسکو نہ تھے اس سے جہول
پس کیا دل سے گلیلی لوگوں نے اسکو قبول

موقعہ پر عید کے جب وہ گئے تھے یروشلیم
دیکھے تھے اُس جا انھوں نے معجزے اسکی عظیم

۶۔ قانائے گلیل میں آکر کفرنحوم کے ایک امیرزادہ کو چنگا کرنا۔ یوحنّا ۴: ۴۶۔۵۴

بعد اس کے جبکہ یسوع آیا قانائے گلیل
تھا جہاں اس نے دکھایا معجزہ مے کا جلیل

تھا وہاں پر بادشہ کا اک ملازم نیک بخت
جس کا بیٹا تھا کفرناحوم میں بیمار سخت

جب سنا اس نے کہ یسوع ہے وہاں آیا ہوا
پاس آکر اس کے وہ درخواست یوں کرنے لگا

عرض اک میری ہے اے ربی نہ ہو گر تو خفا
بخشدے چلکر مرے گھر میرے بیٹے کو شفا

---

۵ یعنے قانائے گلیل میں تھا

کر چکے کرنا تھا جو اب کیا رہا کرنے کو ہے
ہائے اب تو وہ مرا لختِ جگر مرنے کو ہے

یوں کہا یسوع نے، تم ہرگز نہ ایماں لاؤ گے
دیکھ لو جب تک نہ تم کوئی نشان و معجزے

بولا یوں شہ کا ملازم اَے خداوندِ زماں
چل مرے بچے کے مرنے ہی سے پہلے تو وہاں

دیکھکر ایمان اس کا یوں مسیحا نے کہا
جا ترا بیٹا ہے جیتا ہو گئی اس کو شفا

سنتے ہی اس شخص نے اس بات کو باور کیا
ایک دم لختِ جگر کے دیکھنے کو چلدیا

تھا وہ رستہ ہی میں نوکر آملے اسکے اسے
”زندہ ہے بیٹا ترا،“ وہ باخوشی کہنے لگے

پوچھنے سے جب اسے یہ علم کامل ہو گیا
حکم یسوع سے ملی ہے اس کے بیٹے کو شفا

خود وہ اور اس کا گھرانا اسپہ ایماں لائے تب
مانکر یسوع کو منجی پاس اس کے آئے سب

۷۔ ناصرت میں خداوند کا ردّ کیا جانا سبت کے دن وعظ۔ لوقا ۴: ۱۶۔۳۰

پھر وہ آیا ناصرت میں جو کہ تھا اس کا وطن
کی وہاں اس نے منادی درمیانِ مرد و زن

حسبِ دستور ایک دن وہ جبکہ مسجد میں گیا
تب ہوا اٹھ پڑھنے کھڑا الیکر کتاب یشعیا

”تھا وہ موعود مسیحا،“ تا کریں معلوم یہ
وہ مقام اس نے نکالا ہے جہاں مرقوم یہ

”روح رب مجھ پر ہے اس نے مسح مجھکو ہے کیا
یوں پیامِ خوش غریبوں کے لئے مجکو دیا،“

”اس نے بھیجا ہے مجھے تا میں سناؤں یہ خبر
پائیں گے قیدی رہائی اور نابینا بصر؛“

”جتنے ہیں کچلے ہوئے تا ان کی آزادی کروں
سالِ مقبولِ یہوواکی منادی بھی کروں“

بند کر کے پھر کتاب پاک وہ حضّار سے
یوں ہوا گویا وہ اپنی نطقِ گوہربار سے

یہ نوشتہ آج پورا ہے تمھارے سامنے
دی گواہی اسکی اب ہر ایک خاص و عام نے

حاضرین ازبس ہوئے حیران اسکی بات پر
کہتے تھے کیا یہ نہیں دراصل یوسف کا پسر

بولا وہ۔ البتہ تم مجھ پر کہو گے یہ مثل
اَے حکیم اپنے کو تو چنگا تو کر پہلے پہل

معجزے تو نے دکھائے جو کفرناحوم میں
یاں بھی تو کر کے دکھا تو اپنی زاد و بوم میں

پر میں کہتا ہوں مسلّم اور حق ہے یہ سخن
ہو گا نا مقبول گرچہ ہے نبی اپنے وطن

یاد کیا تم کو نہیں یہ، ایلیا کے وقت میں
مبتلا تھا ملک سارا جبکہ قحطِ سخت میں

بیوہ اسرائیل میں گو تھیں بہت پر ایلیا واں نہ ان میں سے کسی کے پاس بھی بھیجا گیا
اور بھی دیکھو الیشعؔ کے دنوں میں بیگماں تھے بہت ناپاک کوڑھی اسرئیل کے درمیاں
پر نبی کے ہاتھ سے کیا پاک کوئی بھی ہوا؟ گر ہوا کوئی تو بس نعمان سریانی ہوا
سُن چکے جب یہ کلام ابنِ مریم حاضرین بھر گئے غصّے میں وہ دل میں ہوئے سب خشمگیں
چاہتے تھے اس سے وہ برتاؤ کرنا قہر سے سب نے پس اٹھکر اسے باہر نکالا شہر سے
لے چلے ملکر اسے چوٹی پہ وہ اس کوہ کی جس پہ تھی آباد بستی اس بڑے انبوہ کی
چاہتے تھے اس کو وہ واں سی گرانا سر کے بل لیکن ان کے درمیاں سی وہ گیا فوراً نکل

۸۔ پطرس۔ اندریاس۔ یعقوب و یوحنّا کا بلایا جانا۔ مچھلیوں کی کثرت سے پکڑے جانیکا معجزہ۔ لوقا۔ ۵: ۱-۱۱

دینے کو تعلیم نکلا جب کہ یسوع ایک بار تو گنیسرت کے کنارے سے ہوا اسکا گزار
پیچھے پیچھے اس کے لوگوں کی بڑی اک بھیڑ تھی دے انھیں تعلیم یسوع چاہتے تھے سب یہی
تھیں کنارے جھیل کی کشتی بڑی مچھوؤں کی دو اور وہ ان پر سے اتر کر دھو رہے تھے جال کو
ایک کشتی پر چڑھا وہ جو کہ تھی شمعون کی اور دی تعلیم سب کو دین کے قانون کی
دے چکا تعلیم جب اس نے شماعن سی کہا اے شماعن گہرے میں کشتی کو اب لیچل ذرا
بولا یوں شمعون صاحب! دیکھ ہمنے رات بھر جانفشانی سخت کی کچھ بھی نہ ہاتھ آیا مگر
تیرے کہنے کو مگر ہرگز نہیں میں ٹالتا تیرے فرماں کے بموجب جال ہوں میں ڈالتا
یہ کیا اور مچھلیوں سے جال واں اٹنے لگے اتنی بھر آئیں کہ ان کے جال بھی پھٹنے لگے
دوسری کشتی میں واں ساتھی جو انکے پاس تھے ان کو دی آواز "جلد آؤ مدد کے واسطے"
سب نے ملکر کشتیاں دونوں یہانتک ہی بھریں مچھلیوں کے بوجھ سے وہ ڈوبنے پر آگئیں
ہوگئے سب محو حیرت دیکھ کر یہ ماجرا خوف سی شمعون تو یسوع کے قدموں پر گرا
پھر کہا اس نے کہ ربی پاس سی تو جا مرے مجھ سا بدکردار ٹھہرے سامنے کیونکر ترے"
اس سے یسوع نے کہا، مت خوف کا تو کر گماں اب سے آگے تو کرے گا تو شکار مردماں

پہنچے آئے کنارے اپنی دونوں کشتیاں چھوڑ کر سب کچھ وہ اس کے ہو لئے پیرو وہاں
تب سے پس رہنے لگے شاگرد جو یسوع کی پاس تھے شماعون اور یعقوب و یوحنّا اندریاس

۹۔ کفرنحوم کے عبادتخانہ میں خداوند کا ایک آدمی سے بدروح کو نکالنا مرقس۔ ۱: ۲۱-۲۸

جب کفرناحوم کی وہ ایک عبادت گاہ میں دے رہا تھا ایک دن تعلیم حق کی راہ میں
تھا وہاں بدروح کا مارا ہوا ایک آدمی بولا وہ چلّا کے اس سے اے یسوع ناصری
کام کیا تجھ سے ہمیں ہے تو تو مثل ربّ پاک کیا تو آیا ہے یہاں تا اب کرے ہمکو ہلاک
یسوع نے اُس کو جھڑک کر تب سی پھر یوں کہا چپ ہو تو اور جسم سے اس آدمی کے باہر آ
سُنتے ہی بدروح باہر ہوگئی اسکو مروڑ ہوگیا چنگا وہ اسکو جب گئی بدروح چھوڑ
بولے سب جب دیکھکر حیرت ہوئی انپر سوار رکھتا ہے ناپاک روحوں پر بھی یہ تو اختیار
دیکھے جب لوگوں نے اسکے معجزے ایسے جلیل اس کی شہرت ہوگئی ہر سو باطرافِ گلیل

۱۰۔ خداوند کا پطرس کی ساس کو اچھا کرنا متی۔ ۸: ۱۴-۱۷

ہے رقم انجیل میں پطرس کے گھر یسوع گیا گھر میں جا کر دیکھا اسکی ساس کو تپ میں پڑا
یوں دکھایا اس نے تب اپنا مسیحائی اثر ہاتھ کو اس کے چھوا اور تپ گئی فوراً اتر
پس وہ بیماری کے اب بستر سے اٹھی پیرزال اپنے محسن کو کیا خاطر تواضع سے نہال
جب ذرا دن ڈھل گیا اور آگئی نزدیک شام لگ گئی واں بھیڑ لوگوں کی، ہوا ایک ازدحام
لوگ بیماروں کو لائے نزد یسوع ناصری اور انکو بھی کہ جن میں تھیں بری روحیں بھری
سارے بیماروں کو اس نی پھر سے چنگا کر دیا نیز بدروحوں کو اپنے حکم سے باہر کیا
تا کتاب پاک کا وہ قول پورا ہو یہاں جو کہ یشعیا نبی کی معرفت یوں ہے بیاں
"لیں اٹھا اس نے ہماری ساری دکھ بیماریاں غم اٹھایا اس نے سب کیں ختم آہ و زاریاں"

۱۱۔ گلیل میں اپنے شاگردوں کی ساتھ خداوند یسوع کا

پہلا دورہ۔ متی ۴: ۲۳-۲۵

یسوع پھرتا ہی رہا ہر سو باطراف گلیل — آسمانی بادشاہت کی دکھاتا تھا سبیل
دیتا تھا ان کے عبادت خانوں میں تعلیم وہ — کرتا تھا تحفۂ شفا کے نیز انھیں تقسیم وہ
آتے تھے بیمار اس کے پاس پانے کو شفا — مرگی اور فالج کے ماروں کو بھی کرتا تھا رہا
پاک ہوتے تھے جذامی پاتے تھے اندھے بصر — ہوتے تھے آزاد بدروحوں کا تھا جن پر اثر

۱۲۔ پہاڑی وعظ۔ متی ابواب ۵ تا ۷

چونکہ یسوع نے دکھائے واں بہت سے معجزے — لوگ بس چاروں طرف سے اس کے پیچھے ہو لئے
جب پڑی اس کی نظر ایسے بڑے انبوہ پر — دینے کو تعلیم ان کو چڑھ گیا وہ کوہ پر
بیٹھ کر اک جا بلایا پاس شاگردوں کو پھر — یوں شروع تعلیم کی۔ تھے لوگ از بس منتظر

خداوند یسوع کے پیروؤں کی مبارک حالی

ہیں مبارک وہ جو دل کے ہیں غریب — آسمانی بادشاہت ان کو ہی ہوگی نصیب
ہیں مبارک وہ جو غم دنیا میں جھیلے جائینگے — اشک پونچھے جائیں گے اور وہ تسلی پائیں گے
ہیں مبارک وہ جو دل کے ہیں حلیم و خاکسار — ہوں گے وارث وہ زمیں کے پائینگے عز و وقار
ہیں مبارک بھوکے اور پیاسے صداقت کے یہاں — سیر ہونگے ملے گا زندگی کا آب و ناں
ہیں مبارک وہ جو کرتے رحم ہیں لاچار پر — حق تعالیٰ بھی رکھے گا اپنی رحمت کی نظر
ہیں مبارک وہ جو کرتے ہیں بدی سے اجتناب — رب کو دیکھیں گے وہ ہو کر گھر میں اسکے باریاب
ہیں مبارک وہ جو کرواتے ہیں صلح دشمناں — کیونکہ وہ کہلائیں گے فرزند رب کے بیگماں
ہیں مبارک ظلم جو سہتے صداقت کے سبب — آسماں کی بادشاہت دیگا ایسوں ہی کو رب
میری خاطر سے کریں تم کو ملامت لوگ اگر — نام سے میرے تمہیں وہ گرچہ پہنچائیں ضرر
تم مبارک ہو گے خوش ہونا نہایت شادماں — اجر ہے اس کا تمہارے واسطے بر آسماں

کیونکہ خلقت نے انھیں بھی ایسا ہی دکھ تھا دیا — آئے تھے عالم میں تم سے پیشتر جو انبیا

اور لوگوں پر یسوع کے پیروؤں کی تاثیر

تم زمیں کے ہو نمک لیکن نمک بگڑے اگر — ذائقہ پر اس کے ہوگی کونسی شے کارگر
نور تم دنیا کے ہو روشن کرو ہر ایک کو — شہر چھپ سکتا نہیں ہے کوہ پر آباد جو
زیر پیمانہ نہیں رکھتا جلا دیوا کوئی — رکھتے ہیں ڈیوٹ پہ تا گھر بھر کے پائیں روشنی
روشنی چمکے تمہارے نیک کاموں کی سدا — ہو تمہارے آسمانی باپ کی حمد و ثنا

یسوع شریعت کا پورا کرنے اور کرانے والا

یہ نہ سمجھو تم کہ میں نے جنم دنیا میں لیا — تا کروں منسوخ تورات اور کتب الانبیا
میں نہیں آیا انھیں منسوخ کرنے کو ولے — آیا ہوں بیشک انھیں میں پورا کرنے کے لئے
سچ ہے یہ ٹلنے کو ٹل جائیں زمین و آسماں — بن ہوئے پورا ٹلے انکا نہ اک نقطہ نشاں
جو نہ ان احکام ادنیٰ کو عمل میں لائے گا — سب سے چھوٹا آسمانی راج میں کہلائیگا
برعمل پیرا اگر ان پر کوئی ہو جائے گا — آسمانی راج میں سب سے بڑا کہلائیگا
کہتا ہوں میں سچ نہ ہوگی گر تمہاری راستی — ان فقیہوں اور فریسیوں کی صداقت سے بڑھی
آسمانی بادشاہت کو نہ ہرگز پاؤ گے — ہو گے تم داخل نہ واں باہر کھڑے رہ جاؤ گے

خون کے بارے میں

سن چکے ہو تم کہ اگلوں کو ملا فرمان تھا — خون گر کوئی کرے پائے عدالت کی سزا
پر میں کہتا ہوں کہ غصہ بھی تو مثل خون ہے — واسطے اس کے بھی بس حق کا یہی قانون ہے
بھائی کو پاگل کہو صدر العدالت کی سزا — پاؤ گے، احمق کہو گر تو جہنم کا مزا
نذر تو گذرانتا ہو جبکہ بر قربانگہ — اور یاد آئے کسی بھائی کو تجھ سے ہے گلہ
چھوڑ دے بس نذر کو فوراً وہیں اس آن تو — جا کر اس سے میل کر لے نذر تب گذران تو
مدعی کے ساتھ اپنے تو ہے جب تک راہ میں — میل کر، تا پڑ نہ جائے آفت جانکاہ میں
تو نہ چھوٹے گا ہوا گر قید میں تو مبتلا — کوڑی کوڑی جب تک اسکی تو نہ کر دیگا ادا

زنا کے بارے میں

سُن چکے ہو حکم موسیٰ "تو نہ ہرگز کر زنا" پر سنو ہے بدنگاہی بھی نہیں کمتر زنا

دیکھتا ہے تو کسی عورت کو بدنیت سے گر کر چکا اس سے زنا تو دل میں رکھ اس سے حذر

پس کھلائے آنکھ دہنی بھی تری ٹھوکر تجھے دور کر اپنے سے اس کو ہے یہی بہتر تجھے

ہے یہ بہتر تیرے اعضا میں سے اک ہو جائے کم پر ترا سارا بدن دیکھے نہ دوزخ کا ستم

اور گر ٹھوکر کھلائے ہاتھ بھی دہنا ترا کاٹ کر تو پھینک دے اسکو کہ ہو تیرا بھلا

حکم موسیٰ ہے کہ گر بیوی سے تو چاہے فراق ہے تجھے لازم کہ تو لکھدے اسے فوراً طلاقعہ

پر جو تو چھوڑے زناکاری کے علت کے سوا سچ تو ہے یہ خود ہی کرواتا ہے تو اس سے زنا

اور گر چھوڑی ہوئی سے پھر سے کرلے بیاہ تو کرتا ہے اس سے زنا خود ہے بڑا بدخواہ تو

قسم کے بارے میں

سُن چکے ہو حکم یہ "جھوٹی قسم ہرگز نہ کھا" "بلکہ تو قسموں کو اپنی پورا کر بہر خدا"

پر میں کہتا ہوں کہ ہے قسموں کا کھانا ہی گنہ قسمیں کھا کھا کے نہ کر تو رب کو برانگیختہ

مت قسم کھا آسماں کی تو، وہ ہی تختِ خدا نے زمیں کی کیونکہ ہے یہ اسکی اک کرسی پا

یاد رکھ لانا قسم میں تو نہ شہر یروشلیم ہے وہ اک شہر مقدس بلدۂ شاہِ عظیم

مت قسم کھا اپنے سر کی تجکو کب یہ ہی کب تو تو کر سکتا نہیں اک بال کالا یا سفید

ہاں تمہاری ہاں، رہے اور ہو نہیں کی بھی نہیں ہے بجز اس کے جو ہے وہ از خیالاتِ لعیں

انتقام کے بارے میں

سُن چکے ہو تم کہ بدلہ چشم ہے بس چشم کا اور دنداں کا عوض دنداں ہے انصافاً بجا

پر میں کہتا ہوں کہ مت کر نا بدوں کا سامنا بدلہ مت لینا بدی کا اسکو بہتر جاننا

کوئی گر مارے طمانچہ تیرے دہنے گال پر پھیر دے تو گال بایاں بھی نہ قیل و قال کر

کر کے نالش کوئی لینا چاہے گر کرتا ترا لے اگر چوغہ بھی وہ، ہو دل نہ آزردہ ترا

کوئی گر بیگار میں لیجانا چاہے کوس بھر تو چلا دو کوس جا ہمراہ اس کے بےخطر

عہ طلاقنامہ

مانگے جو تجھ سے اسے دے دالیبی کی آس چھوڑ قرض جو مانگے اسے دے اس سے منہ ہرگز نہ موڑ

عداوت کے بارے میں

سُن چکے ہو تم "محبت رکھنا ہمسائے سے تو پر عداوت اس سے رکھنا جو کہ ہو تیرا عدو"

پر میں کہتا ہوں کہ دشمن سے بھی الفت چاہئے جو ستاتے ہیں تمہیں مانگو دعا ان کے لئے

گر برائی سے کبھی نیکی کئے ہو یا نہ تم آسمانی باپ کے کہلاؤ گے فرزند تم

نیک و بد دونوں پہ سورج اپنا چمکاتا ہے وہ راستوں ناراستوں پر مینہ برساتا ہے وہ

تم محبوں ہی سے اپنے رکھتے ہو الفت اگر اجر پانے کے لئے باقی رہے گا کیا اثر

کیا کیا گر بھائیوں ہی کو کیا تم نے سلام غیر قومیں بھی تو ایسا کرتی رہتی ہیں مدام

بس بنو کامل تم اپنے آسمانی باپ سے فضل مانگو اس سے گر قاصر رہو تم آپ سے

خداوند یسوع کی پیروؤں کی راستبازی

چاہتے ہو گر بنو دیندار نیکوکار تم مت کرو نیکی دکھانے کو یہاں زنہار تم

راستبازی اپنی گر لوگوں کو تم دکھلاؤ گے آسمانی باپ سے کیا اجر پھر تم پاؤ گے

خیرات کے بارے میں

گر کرے خیرات تو مت آگے نرسنگا بجا کرتے ہیں جیسا عبادت گاہ میں اہل ریا

کرتے ہیں خیرات کو کوچوں میں مشہور عیاں تاکہ لوگ ان کی سخاوت کا کریں ہر جا بیاں

سچ اسے جانو کہ ہے خیرات ان کی بےثمر کھو دیا ان کی نمائش نے سخاوت کا ثمر

پس یہ تیرے واسطے ہے از سخی کہنا مرا ہاتھ بایاں بھی نہ جانے جو کرے دہنا ترا

دیکھتا ہے باپ تیرا یوں جو خلوت میں تجھے بدلہ وہ دیگا یقیناً ایسی حالت میں تجھے

دعا کے بارے میں

جبکہ تم مانگو دعا تو مت ریاکاری کرو اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہرگز نہ ہو

گر ہے لوگوں کے دکھاوے کیلئے تیری دعا جان لینا سچ کہ تو پھر اجر اپنا پا چکا

بلکہ جب تو مانگنا چاہے دعا حجرے میں جا کر لے در کو بند سب پوشیدہ کی میں کر دعا

دیکھتا ہے باپ تیرا یوں جو خلوت میں تجھے بدلہ وہ دیگا یقیناً ایسی حالت میں تجھے

مت کرو بک بک دعا میں غیر قوموں کی طرح — ہو نہ تمہاری دعا ان کی دعاؤں کی طرح
وہ سمجھتے ہیں دعا میں ہم بہت بولیں اگر — تو دعا رب کو ہماری ہوگی منظورِ نظر
پس سنو تم مانگنی ہو جب دعا ہے کس طرح — جبکہ تم مانگو دعا باعجز مانگو اس طرح
اے ہمارے باپ تو جو ہے مکیں بر آسماں — پاک مانا جائے تیرا نام ہر جا ہر زماں
بادشاہت آئے تیری راج ہو قائم ترا — حکم کا برپا عمل ہر جا رہے دائم ترا
اس زمیں پر بھی وجودِ مرزماں ہی جب تلک — پوری ہو مرضی تری ہوتی ہے جیسی بر فلک
جس طرح روزِ تولد سے غذا بخشتی ہمیں — دے کرم سے آج بھی تو روز کی روٹی ہمیں
بخش دے سارا گنہ جو ہے کیا تیرے خلاف — کرتے ہیں ہم بھی کہ اپنے قرضداروں کو معاف
رحم کر ہم پر ہمیں تو آزمائش میں نہ لا — بلکہ اپنی مہر سے ہم کو برائی سے بچا
دوسروں سے تو قصوروں کا جو لیتا ہے جواب — یاد رکھ دینا ہے تجکو بھی گناہوں کا حساب

روزے کے بارے میں

جبکہ تم روزہ رکھو تو مت کرو چہرہ اداس — کیا رہے گی ایسا کرنے سے بھلا بدلے کی آس
ہے ریاکاری کا یہ روزہ یقیناً بے اثر — کہتا ہوں میں سچ کہ ایسے پا چکے اس کا ثمر
بلکہ جب روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال — ہاتھ منہ دھو اور ریائی کا گماں دل سے نکال
دیکھتا ہے باپ تیرا یوں جو خلوت میں تجھے — بدلہ وہ دیگا یقیناً ایسی حالت میں تجھے

خدا پر بھروسہ رکھنے کے بارے میں

جمع مت کرنا زمیں پر مال اپنے واسطے — کرتا ہے کیڑا خراب اور زنگ لگتا ہے اسے
جمع کرنے میں ہی دولت کے یہاں ڈر روز و شب — چور لیجاتے ہیں اس کو گھر میں دے دے کر نقب
جمع پس اپنے لئے دولت کرو بر آسماں — زنگ اور کیڑے کا خطرہ ہے نہ چوروں کا جہاں
کیونکہ دل تیرا ہے جب اپنے خزانے پر لگا — تو جہاں ہوگا خزانہ دل بھی واں ہوگا ترا
آنکھ اک عضوِ بدن ہے پر لگا دو گر سراغ — تب تمہیں معلوم ہوگا ہے بدن کا وہ چراغ
جسم ہے روشن ترا گر آنکھ تیری ٹھیک ہے — آنکھ گر بگڑی ہے تیرا جسم بھی تاریک ہے
روشنی تجھ میں جو ہے پس ہو وہ تاریکی اگر — سوچ لے کیسا بڑا تب ہوگا ظلمت کا اثر

کوئی دو آقاؤں کی خدمت اٹھا سکتا نہیں — وہ کبھی اک ساتھ دونوں کو نبھا سکتا نہیں
ایک سے الفت رکھیگا دوسرے سے دشمنی — ایک سے نفرت رہیگی دوسرے سے گر بنی
ہے خدا آخر خدا پر ہے یہ دولت دنیوی — دونوں کی خدمت کرو تم یہ نہیں ممکن کبھی
فکر جان کی مت کرو بس کیا پئینگے کھائیں گے — مت کرو فکرِ بدن کیا پہننے کو لائیں گے
کیا نہیں بڑھکر یہ جانِ بے بہا خوراک سے — اور کیا بہتر نہیں ہے یہ بدن پوشاک سے
دیکھو مرغانِ ہوا کو ہیں نہ بوتے کاٹتے — تو بھی پاتے ہیں غذا وہ آسمانی باپ سے
پس تم اے کم اعتقادو خود کرو تو فیصلہ — کیا پرندوں سے بھی کم ہے قدر تمہاری بھلا
فکر سے حاصل ہی کیا ہے بھول تمہاری بڑی — کیا بڑھا سکتے ہو اپنی عمر کی اک بھی گھڑی
کیوں اے نادانو بھلا کرتے ہو تم فکرِ لباس — ہو کے بے ایمان کیوں کرتے ہو تم دل کو اداس
جنگلی سوسن کے پیڑوں کو تو دیکھو غور سے — گو وہ ہیں محنت مشقت سے بری ہر طور سے
تو بھی حق کہتا ہوں میں شانِ تمہاں گھٹتی ہوئے — انکی سی پوشش سلیماں بھی نہ تھا پہنے ہوئے
پس خدا جب گھاس کو جو ہوگی کل نذرِ تنور — دیتا ہے پوشاک تو تم کو نہ کیوں دیگا ضرور
کرتی ہیں جو غیر قومیں ایسی چیزوں کی تلاش — رب سے رکھتا ہے انھیں محروم یہ فکرِ معاش
تم خدا کی بادشاہت کو کرو پہلے اسیر — یہ بھی تب ملجائیں گی تم کو بمقدارِ کثیر
فکرِ کل کی مت کرو ہو جائیگی حل آپ ہی — فکر اپنے واسطے کر لے گا خود کل آپ ہی
آج کے دن کے لئے کافی ہے مشکل آج کی — ہے غنیمت گر یہ طے ہو جائے منزل آج کی

اوروں پر الزام لگانے کے بارے میں

عیب جوئی مت کرو دیکھو اوروں کی قصور — ورنہ تمہاری بھی ہوگی عیب جوئی بالضرور
ہے جو پیمانہ تمہارا بس وہی کام آئے گا — یعنی تمہارے لئے بھی اس سے ناپا جائیگا
بھائی کی تو آنکھ کے تنکے پہ کیوں کرتا نظر — غور کر پہلے تو اپنی آنکھ کے شہتیر پر
دیکھنا بھائی کے اس تنکے کو بے تاثیر ہے — جبکہ تیری آنکھ میں خود اک بڑا شہتیر ہے
پہلے باہر اپنے اس شہتیر کو کر بدسگال — تب تجھے بھی بھائی کے تنکے کو تو دیگا نکال

روحانی قدر شناسی کے بیان میں

یاد رکھو تم، نہ دو کتوں کو کوئی پاک چیز — سؤروں کے سامنے ڈالو نہ موتی دلعزیز
تا نہ ہو روندیں وہ اپنے پاؤں کے نیچے انھیں — اور پھر آئیں پلٹ کر تاکہ وہ پھاڑیں تمھیں

ایمان کے ساتھ دعا مانگنے کے بارے میں

مانگو تو تم کو ملے گا ڈھونڈھو تو تم پاؤ گے — در بھی کھل جائیگا گر تم کھٹکھٹاتے جاؤ گے
مانگے جو اس کو ملے اور ڈھونڈھیگا سو پائیگا — کھٹکھٹائیگا جو دروازہ تو کھولا جائیگا
تم میں ایسا کونسا انساں ہے بتلاؤ مجھے — مانگے بیٹا جس سے روٹی پر وہ دے پتھر اُسے
یا اگر مچھلی وہ مانگے آکر اپنے باپ سے — کونسا ہے باپ بتلاؤ جو اسکو سانپ دے
پس برے ہو کر ہی تم رکھتے ہو جب ایسی تمیز — دیتے ہو بچوں کو اپنے ایک سی اک خوب چیز
تو تمہارا باپ تو جو آسماں پر ہے مکیں — کیوں نہ دیگا تم کو چیزیں ایک سی اک بہتریں
خود تم اپنے واسطے ہو چاہتے برتاؤ جو — دوسروں کے ساتھ برتاؤ وہی تم بھی کرو
کیونکہ توریت اور نبیوں کی یہی تعلیم ہے — ہے یہی ان کا خلاصہ جو کہ لاترمیم ہے

تنگ اور چوڑا دروازہ

تنگ دروازے سے داخل ہو یاد رکھو تم — گر بھٹک اس سے گئے ہو جاؤ گے برباد تم
کیونکہ ہے رستہ کشادہ اور جو چوڑا ہے در — ہیں ہلاکت کی وہ راہیں تم کرو انسے حذر
ہے مگر جو تنگ در اور راستہ سکڑا ہے جو — زندگی کو ہیں وہ پہنچاتے قدم انمیں رکھو
جانیوالے زندگی کی راہ پر نکلیں گے کم — ہیں بہت راہِ ہلاکت میں جو مارینگے قدم

مسیح کی تعلیم کو عمل کرنیکے بارے میں

جھوٹے نبیوں سے رہو ہشیار تم ہردم سدا — بھیس میں بھیڑوں کے جو ہوتے ہیں اکثر رونما
بھیڑئیے ہیں پھاڑنیوالے وہ باطن میں مگر — تم انھیں پہچان لوگے دیکھ کر ان کے ثمر
جھاڑیوں سے خواہش انگور بے تاثیر ہے — اُنٹکٹاروں سے بھلا کیا ملسکے انجیر ہے
ایسے ہی ہر پیڑ اچھا پھل بھی اچھا لائیگا — پر برا جو پیڑ ہے وہ پھل نکما لائیگا

عہ اُونٹ کٹاروں

ہے یہ ناممکن کہ اچھا پیڑ پھل لائے برا — ہو نہیں سکتا نکما پیڑ پھل لائے بھلا
کوئی بھی ہو پیڑ۔ گر اچھا وہ پھل لاتا نہیں — کاٹ کر ہے ڈالا جاتا آگ میں وہ بالیقیں
پس انہیں انکے پھلوں سے لینا یوں پہچان تم — جھوٹے نبیوں کو پرکھتے رہنا یوں ہر آن تم
کہتے ہیں مجھ سے خداوندا خداوندا جو اب — ان میں سے ہر اک نہوگا داخلِ شاہی رب
پر وہی جو باپ کی مرضی پہ چلتا ہے سدا — آسمانی باپ کی مرضی کو لاتا ہے بجا
مجھ سے بہتیرے کہیں گے دیکھنا اس روز یوں — اے خداوند اس قدر تو ہم سے ہے ناراض کیوں
کیا نبوت کی نہیں تھی ہم نے تیرے نام سے — کیا نکالی تھیں نہ بدروحیں کبھی اجسام سے
معجزے ہم نے دکھائے کیا نہ تیرے نام سے — کب بتا ہم نے اٹھایا ہاتھ تیرے کام سے
صورت آئینہ تب یوں حق کا ہوگا انکشاف — دیکھنا کہدوں گا میں اس وقت انسے صاف صاف
دور ہو جاؤ یہاں سے لے سیہ کار و ابھی — کون ہو تم۔ تم سے میری واقفیت کب ہوئی
پس مری باتیں جو سُن کر انپہ کرتا ہے عمل — پیروی کرتا ہے جو ان کی بلا ردّ و بدل
مثل اُس دانا کی ہے جسنے بنایا اک مکان — اور بنانے کے واسطے تجویز کی ایسی چٹان
مینہ برسا آندھیاں جب آئیں اور پانی چڑھا — ٹکریں اُسپر لگیں پر جوں کا توں قایم رہا
پر جو سُن سُنکر مری باتوں پہ دل دھرتا نہیں — سُنتا ہی سُنتا ہے لیکن کچھ عمل کرتا نہیں
مثل اُس ناداں کی ہے جس نے بنایا ایک گھر — اور بن سوچے رکھی بنیاد اُس کی ریت پر
مینہ برسا آندھیاں جب آئیں اور پانی چڑھا — صدمہ اس گھر کو جو پہنچا تو اچانک گر پڑا

۱۳۔ خداوند یسوع کا ایک کوڑھی کو چنگا کرنا اور شہرت کے سبب جنگلوں میں جا رہنا مرقس ۱۔ ۴۰۔ ۴۵

جبکہ آیا ایک کوڑھی ایک دن یسوع کے پاس — بولا یوں اس سے وہ بعدِ سجدہ و حمد و سپاس
اے مسیحا عرض ہے میری خطا گر ہو معاف — تو اگر چاہے تو کر سکتا ہے مجھ کو پاک صاف
رحم سے اُسنے یہ کہکر اس جذامی کو چھوا — چاہتا ہوں پاک ہو" اور دُور کوڑھ اس کا ہوا

پھر بایں تاکید یسوع نے اُسے رخصت کیا — جا کے تو اپنے تئیں فوراً ہی کاہن کو دکھا
نذر وہ گزران جا کر جو ہے موسے نے لکھی — تا گواہی ہو یہ انکے واسطے اس بات کی
چھپ نہیں سکتی ہے وہ تاثیر ہے الطاف میں — پس ہوا چرچا مسیحا کا چہار اطراف میں
رہتا تھا ویران مقاموں میں مسیح اس واسطے — لوگ پھر بھی ہر طرف سے اُس کے پاس آنے لگے

۱۴- خداوند یسوع کا کفرنحوم میں پھر آنا اور ایک مفلوج کو چنگا کرنا- لوقا ۵-۱۷-۲۶

جب کفرناحوم میں اک شخص کے وہ گھر گیا — سُننے کو تعلیم گھر لوگوں سے سارا بھر گیا
تھے فقیہہ آئے وہاں پر اور فریسی لوگ بھی — جمع تھا انبوہ آئے تھے بڑے چھوٹے سبھی
لوگ اِک مفلوج کو لائے کھٹولے پر وہاں — چاہتے تھے اُس کو لے جانا مسیحا تھا جہاں
بھیڑ نے باہر ہی رکھ کر جب انہیں اٹکا دیا — کھول کر چھت معہ کھٹولے کے اُسے لٹکا دیا
دیکھ کر مفلوج کا ایمان یسوع نے کہا — دیکھ اے بیٹے ترا سارا گنہ بخشا گیا
عالمان شرع میں ہونے لگیں سرگوشیاں — سن کے یہ ہونے لگا چرچا تب ان کے درمیاں
کون ہے یہ شخص ایسا کفر بھی بکتا ہے جو — کون ہے جز رب گنہ کو بخش بھی سکتا ہے جو
یوں کہا معلوم کرکے اُس نے اِن کا مشورا — سوچتے تم دل میں کیا ہو مجھ کو بتلاؤ ذرا
کیا یہ کہنا سہل ہے "تیرے گنہ بخشے گئے" — یا یہ کہنا "اُٹھ کے چل پھر تیرے دُکھ جڑ سے گئے" ۵
یوں کہا مفلوج سے یسوع نے دیکھ اے آدمی — لے اُٹھا اپنا کھٹولا اور چل پھر باخوشی
جب سُنا مفلوج نے یہ ہو گیا اک دم کھڑا — تندرستوں کی طرح لے کر کھٹولا چل پڑا

۱۵- متی رسول کا بلایا جانا- لوقا ۵- ۲۷- ۳۹

جا رہا تھا رہ میں یسوع ساتھ تھے شاگرد بھی — بیٹھے دیکھا اک محصل چوکی پر محصول کی
نام تھا لیوی مسیحا نے محبت سے کہا — ہولے اے لیوی مرے پیچھے- تو پیرو ہو مرا
چھوڑ کر سب کچھ اُٹھا وہ- اس کے پیچھے ہو لیا — نیز اپنے گھر اُسے مدعو ضیافت میں کیا

۵ "تیرے دُکھ جڑ سے گئے" زائد ہے

کی ضیافت اس کی گھر لے جا کے باطرز لئیق — اور بھی شامل ہوئے واں دوست احباب و رفیق
دیکھکر یہ بولے یسوع کے مریدوں سے فقیہہ — ساتھ کیوں کھاتے ہو تم ان کے جو ہیں مرد کریہ
جب سُنا یسوع نے یہ تو یوں دیا انکو جواب — کیوں بگڑتے ہو سُنو مت کھاؤ دل میں پیچ و تاب
ہے حکیموں کی ضرورت انکو جو بیمار ہیں — پر بھلے چنگوں کو وہ ہرگز نہیں درکار ہیں
میں نہیں آیا سوں اس جا راست بازوں کیلئے — پر رہِ توبہ بتانے زشت کاروں کے لئے
تب یحنا کے مریدوں نے بھی آکر یوں کہا — دیکھ ہم سب اور فریسی رکھتے ہیں روزے سدا
پر ترے شاگرد کھاتے پیتے رہتے ہیں مدام — کیوں نہیں روزوں کو وہ ترجیح دیتے بر طعام
یوں کہا یسوع نے ہو سکتا ہے یہ کبھو نہ بھلا — کیا رکھیں روزے براتی ساتھ ہی جب ہے دلہا
پر وہ دن آئیں گے جب ان سے دلہا ہو گا جدا — تب کہیں گے دل سے وہ روزوں پہ روزے برملا
کورے کپڑے کا پرانے پر لگے پیوند اگر — تو پرانا کھینچ کے پھٹ جائیگا ہے اس میں خطر
گر پرانی مشک میں تم بھر کے دیکھو مے نئی — ہے خطر برباد ہو جاوے مے اور مشک بھی ۵
پی چکے جب بادۂ کہنہ تو خواہش رہی — بادۂ نو ہیچ ہے کیا اس کی گنجائش رہی

فرہنگ مشکل الفاظ و محاورات

نمبر صفحہ	الفاظ و معانی	نمبر صفحہ	الفاظ و معانی
۶	تار و پود - تانا بانا	۶	قالب - بدن جسم
"	جہل - ناواقف	"	لاریب - بیشک
"	عیاں - ظاہر	۷	اجتناب - پرہیز
"	موجد - ایجاد کرنیوالا بنانیوالا	"	مصیب - راہ راست پر پہنچنے والا

۵ یہ دونوں مصرعے زائد ہیں۔

نمبر صفحہ	الفاظ و معانی
۷	سوئے طفلاں۔ بچوں کیطرف
〃	مولود۔ بچہ
〃	بطن۔ پیٹ
۸	تکمیل۔ پورا ہونا انجام پہنچنا۔
۹	بیروں از ادراک۔ سمجھ سے باہر
〃	نوزاد۔ بچہ جو پیدا ہوا ہی ہو
۱۰	جاہ وحشم۔ مرتبہ۔ بزرگی فضیلت
〃	تازیست۔ زندگی بھر۔ عمر بھر
〃	از صدق وصفا۔ سچائی کے ساتھ
〃	ظلمت۔ تاریکی
〃	واکرنا۔ کھولنا ظاہر کرنا۔
〃	اسرار نہان۔ پوشیدہ بھید
〃	انکشاف۔ کھولنا ظاہر کرنا
۱۱	حکم ارتکاب۔ کسی کام کے کرنیکا حکم
〃	پرتو۔ جھلک۔
〃	امشب۔ آجکی رات
۱۲	خاوری۔ پوربی
〃	شباں۔ چوپاں۔ گڈریئے
۱۳	مسعود۔ مبارک
〃	برانگیختہ۔ غصہ
〃	اشکبار۔ آنسو برسانیوالا۔ دردناک

نمبر صفحہ	الفاظ و معانی
۱۳	زوجہ۔ بیوی
〃	فتوی۔ موت کا حکم
〃	پیہم۔ لگاتار
۱۴	عدو۔ دشمن
〃	پند۔ نصیحت
〃	مستتر۔ پوشیدہ طور پر
〃	الہام ہونا۔ خدا کا پیغام نازل ہونا
۱۵	پیر زال۔ بوڑھی عورت۔
۱۶	حکمت۔ دانش۔ عقل
〃	عرفان۔ پہچان۔ خدا کی معرفت
〃	آہنگ۔ ارادہ
〃	فائق۔ فوقیت رکھنے والا۔ بڑھکر
۱۷	لیل ونہار۔ رات دن
〃	مابعد۔ بعد میں آنے والا۔
۱۸	سالک راہ راست۔ پر چلنے والا
۱۹	بادۂ مرغوب۔ پسندیدہ لذیذ مے
۲۰	اصول باصواب۔ سچا طریقہ یا قانون
۲۱	آدم مصعود۔ اوپر چڑھنے والا انسان مراد خداوند مسیح سے ہے
〃	زود تر۔ بہت جلد
〃	اندوہگیں۔ غمناک

نمبر صفحہ	الفاظ و معانی
	راہ ترک پند۔ نصیحت کو نہ ماننے کی راہ
۲۲	از دست سما۔ آسمان کے ہاتھ سے یعنی خدا کی طرف سے
۲۳	آب بقا۔ آب حیات۔ زندگی کا پانی
〃	چاہ۔ کنواں
〃	تشنگی۔ پیاس
〃	زہر زندگی۔ زندگی کے واسطے
〃	بے ریا۔ جسمیں مکر نہ ہو، صدق دل
۲۴	زبس۔ نہایت۔
〃	جلیل۔ جلال سے معمور۔
۲۵	مرقوم۔ لکھا ہوا۔
〃	پیام خوش۔ خوشخبری
〃	بصر۔ دیکھنے کی قوت۔ بینائی۔
〃	نطق گوہر بار۔ موتی برسانے والی گویائی۔ عمدہ کلام کرنیوالی زبان۔
〃	زاد و بوم۔ جنم بھوم۔ وطن
۲۶	رزق۔ خوراک۔
〃	خشمگیں۔ غصہ ور۔
〃	انبوہ۔ بھیڑ۔
〃	ہر سو باطراف گلیل۔ گلیل کے چار طرف
۲۷	محسن۔ احسان یا بھلائی کرنیوالا۔

نمبر صفحہ	الفاظ و معانی
۲۸	جذامی۔ کوڑھی
۲۹	پیمانہ۔ ناپنے کا برتن۔
〃	منسوخ کرنا۔ بگاڑنا۔ رد کرنا۔
〃	کتب الانبیاء۔ نبیوں کی کتابیں
۳۰	فراق۔ جدائی۔ الگ ہونا۔
〃	بلدہ۔ شہر۔
〃	کید۔ مکر۔ دھوکا
〃	از خیالات لعین۔ شیطانی خیالوں میں سے
۳۱	قاصر۔ کمی رکھنے والا۔ ناقابل۔
〃	زنہار۔ ہرگز۔
〃	اہل ریا۔ ریاکار۔ ظاہر پرست
〃	خلوت۔ پوشیدگی۔ تنہائی
۳۲	علم۔ جھنڈا
〃	روز تولد۔ پیدائش کا دن
۳۳	مرغان ہوا۔ ہوا کے پرندے۔
〃	فکر معاش۔ کھانے پینے وغیرہ کا فکر
〃	اسیر کرنا۔ پوری طور پر حاصل کرنا۔
〃	بمقدار کثیر۔ کثرت سے
۳۴	بدسگال۔ بدخواہ۔ برا چاہنے والا
〃	لائق ترمیم جسکو اصلاح کی ضرورت ہو